دُعا میں جنگ کے وقت مسیح کے ساتھ ہونا

(With Christ In The Prayer Battle)

متّی کی انجیل (26:36-46) میں ہم گتسِمنی کے بہت ہی حساس لمحہ کے بارے میں پڑھتے ہیں جب خُداوند یسوؔع مسیح اپنی زندگی کی بڑی لڑائیوں میں سے ایک کا آغاز کرتے ہیں۔ وہ اپنے شاگردوں کو اپنے ساتھ گتسِمنی جانے کیلئے مدعُو کرتے ہیں اور پھر جب وہ دُعا کرنے کو جاتے ہیں تو اُن میں سے تین کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہیں۔ اُس نے اُنہیں فقط کہا کہ ''جاگو اور دُعا کرو۔'' خاص طور پر اپنے خُداوند کے دِل کی گہرائی کو سُنیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں:

''اُس وقت یِسُوؔع اُنکے ساتھ گتسِمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ مَیں وہاں جا کر دُعا کروں۔ اور پطرسؔ اور زبدیؔ کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔'' (36-37 آیت)

کیا آپ یِسوؔع کے ساتھ دُعا میں اِس حد تک رہے ہیں؟ کیا کبھی کوئی اِیسا لمحہ آیا جب آپ جانتے ہوں کہ خُدا کے دِل میں کیا ہے، اور یہ بھی کہ آپ کس چیز کا سامنا کر رہے تھے، نا صرف درد کا بلکہ اُس دائمی تبدیلی کا جو آپکی دعا کے وسیلہ سے عمل پذیر ہوگا؟ جیسے ہی آپ نے دُعا کرنا شروع کی آپ غم سے اور بڑی گھبراہٹ سے بھر گئے ہوں۔ ہمارے مُلک میں تب تک تبدیلی نہیں آئے گی جب تک کوئی اُسکا اپنا یسوؔع مسیح کے ساتھ اِسطرح کی دُعا کا تجربہ نہ کرے۔

''اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تُم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔'' (38 آیت) کون جہان کا بار اُٹھا سکتا ہے، آپ یا خُداوند یِسُوؔع مسیح؟ بلاشبہ خُداوند یِسُوؔع مسیح اُٹھا سکتا ہے۔ اِس لئے میں نے اپنی کُتب میں سے ایک کا عنوان رکھا ہے ''یِسُوؔع کیساتھ دُعا میں تجربہ کرنا'' آپ دُعا کے طول و عرض کو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ ایک قوم میں تبدیلی لے آئے گی جب تک خُدا کے ساتھ اِس قسم کی تعلق داری نہ ہو جائے۔ جب آپ دُعا کرنا شروع کرتے ہیں تو اُس میں ایک لمحہ آتا ہے کہ آپ صرف دیکھ رہے ہُوتے ہیں جبکہ وہ (یِسُوؔع مسیح) آپ میں جہان کا بار اُٹھاتا ہے۔

''پھر ذرا آگے بڑھا اور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ۔۔۔'' (39 آیت) بہت سے لوگ مدح و ستائش کرنا چاہتے ہیں لیکن دُعا میں مُنہ کے بل گِرنا نہیں چاہتے۔ ایک وقت میں یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ آپ ساری مدح وستائش کو چھوڑیں اور دُعا کرنا شروع کر دیں خاص طور پر جب خُدا کے لوگ دُعائیہ گروپ میں بیٹھتے ہیں۔ مدح وستائش کبھی بھی دُعا کی یا توبہ کی متبادل نہیں ہوسکتی۔ توبہ خُدا کے لوگوں کی ایک بڑی ضرورت ہے!

اگر خُدا کے لوگ توبہ نہیں کرتے تو بیداری نہیں آتی۔ ابھی تک خُدا کے لوگوں کو توبہ کرنا نہیں سکھایا جاتا۔ میں کہوں گا کہ بائبل مُقدس میں 85 سے 90 فیصد خُدا کی تمام ہدایات خُدا کے لوگوں کو توبہ کرنے کیلئے حُکم کے طور پر دی گئیں ہیں نہ کہ کھوئے ہُوئے لوگوں کیلئے۔ ابھی تک خُدا کے لوگ ہر اتوار چرچ آتے ہیں اور ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ خُدا نے اُنہیں توبہ کرنے کیلئے تحکمانہ ہدایت کی ہے۔ خُدا کی معموری کا تجربہ کرنے کیلئے توبہ اولین شرط ہے۔ خُدا کے لوگوں کیلئے یسوعؔ نے کیا پیغام پہنچایا تھا؟

"توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ (متی 17:4) خُدا کی مُکمل حضُوری اور قُوت اور معموری آپ کے نزدیک اِس بات کی مُنتظر ہیں کہ آپ اُسے اپنا لیں اور حاصل کرلیں، لیکن وہ آپکی توبہ کی مُنتظر ہیں۔

توبہ کے معنی ہیں کہ آپ غلط سمت میں جا رہے ہیں اور ضروری ہے کہ آپ غلط سمت سے مُڑیں اور خُدا کی طرف رُخ کریں۔ ہم میں بہت سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم درست سمت میں جا رہے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں ہیں۔ بائبل مُقدس میں خُدا کے لوگ زیادہ تر دورانِ عبادت یہاں تک کہ وہ بندگی کرتے ہُوئے بھی غلط سمت میں جا رہے تھے۔ لیکن اُنہوں نے اپنی ضرورت کو کبھی تسلیم نہیں کیا اور اِسی لئے وہ نیست و نابود ہُوئے۔ اسرائیلؔ، یہوداہؔ، یروشلیم، ہیکل تباہ و برباد ہُوگئے دیواریں ڈھا دی گئیں اور خُدا کے لوگ ستر سالہ غلامی میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے گُناہ کیا اور کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اُنہیں توبہ کرنیکی ضرورت ہے۔ اُنہوں نے گُناہ کیا اور اپنی توبہ کی ضرورت کو نہ پہچانا۔ اِسی لئے پہلا لفظ جو خُدا کے بیٹے کے منہ سے اُسکے لوگوں کیلئے نکلا وہ "توبہ!" تھا -- مُکمل حضوری اور قُوت اور خُدا کی بادشاہی منتظر تھیں کہ توبہ کی جائے۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہُوں کہ مُجھے اور آپ کو بھی وہی پیغام دِیا گیا ہے؟ اگر آپ خُدا کی کامل حضوری اور قوت و قُدرت اور فعاّلیت کے کامل اندازہ کا تجربہ نہیں کر رہے تو یہ اِس لئے نہیں کیونکہ وہ اِس میں حاضر نہیں بلکہ اِسکی وجہ یہ ہے کہ ہم وہ عہد و پیمان نہیں کر رہے کہ اُس کا (یسوعؔ مسیح) تجربہ توبہ کے ذریعہ سے کریں۔

شاگرد نیند کی حالت میں

"پھر ذرا آگے بڑھا اورمُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی نہ جیَسا مَیں چاہتا ہُوں بلکہ جیَسا تُو چاہتا ہَے وَیسا ہی ہُو۔ پِھر شاگردوں کے پاس آکر اُنکو سوتے پایا اَور پطرسؔ سے کہا کیاتُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ جاگو اَور دُعا کروتا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مُستعد ہَے مگر جسم کمزور ہَے۔ پھر دوبارہ اُس نے جا کر یوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر یہ میرے پئِے بغَیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہُو۔"

"اَور آکر پھر اُنہیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔اَور اُنکو چھوڑ کر پھِر چلا گیااَور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دُعا کی۔ تب شاگردوں کے پاس آکر اُن سے کہا اَب سوتے رہو اَور آرام کرودیکھو وقت آپہُنچا ہے اَور ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہَے۔" (39-45 آیات)

خُدا کے الٰہی مقصد اَور منصوبے کے مُطابق یِسُوعؔ مسیح دُعا کے مُقدس لمحہ کیلئے پطرسؔ، یعقوبؔ اَور یوحنّاؔ کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں۔ اِسی طرح جب وہ اُس پہاڑ پر گیا جہاں اُس کی صورت بدل گئی اُس نے اِن تین کا چناؤ کیا کہ اُس کے ساتھ جائیں۔ صحیفہ بیان کرتا ہَے کہ وہ موسیٰؔ اَور ایلیّاہؔ سے مِلا اَور وہ "اُسکے اِنتقال کا ذکر کرتے تھے جو یروشلیمؔ میں واقع ہونے کوتھا۔" (لُوقا30:9-31)

وہ یروشلم میں اپنی موت کے وسیلہ سے ساری دُنیا کو آزاد کرنے والا تھا اَور وہ آپس میں اِس خلاصی کے بارے میں بات کر رہے تھے جو کہ اُس کے وسیلہ سے مُکمل ہُونے کو تھی۔ یِسُوعؔ مسیح اپنے ساتھ جانے کیلئے تین شاگردوں کو مدعُو کرتا ہَے اَور اُنہوں نے اُس گھڑی کی شدت کے بارے میں کُچھ تجربہ کیا اَور کُچھ دُعا کی اہمیت کے بارے میں اَور کُچھ اِس بارے میں کہ جب خُدا کا بچہ دُعا کرتا ہَے تو آسمان اَور زمین ایک دوسرے کے قریب آنے کے پابند ہو جاتے ہیں اَور تاریخ اُس لمحہ کے ساتھ پابند ہو جاتی ہَے۔

خُدا کینیڈا کے شہر سسکاٹونؔ میں آیا

کینیڈا کے شہر سسکاٹون میں خُدا کی حضُوری اَور قُدرت نازل ہُونے سے دوسال قبل خُدا نے مجھے اِس میں جانے کی اجازت دِی۔ میں دُعا کیلئے ساتھی پادریوں اَور دوسروں سے مِلا اَور جیسے ہی ہم نے دُعا کی میں نے تجربہ کیا کہ اُس نے میرے دِل میں کام کرتے ہُوئے میرے دِل میں پائے جانے والے گناہ کی نشاندہی کی اَور اُسے ترک کرنے کیلئے خُدا سے مدد اَور مُعافی مانگنے کو کہا۔ یہ تجربات کئی ہفتوں تک جاری رہے جو اس قدر حقیقی اَور معنی خیز تھے کہ میں بھاگتا ہُوا اپنے چرچ گیا جہاں میں خدمت کر رہا تھا اَور اِس حقیقت کو کلیسیاء میں بیان کیا۔کلیسیا ایسا کرنے کے بعد پاک صاف اَور بحال ہُونا شروع ہوگئی اَور پھر اُنہیں خُدا کی مرضی اَور ارادے معلوم ہونا شروع ہوگئے۔

پھر وہ لمحہ آیا کہ جب بِل میک لیوڈؔ (Bill McLeod) نے مجھے بلایا اَور کہا 'ہینریؔ! مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ہماری دعاؤں کا جواب ہے جو ہم عرصہء دراز سے کررہے تھے' اِس کے چرچ میں دو ڈیکن تھے جن کی آپس میں دوسال سے بات چیت نہیں تھی۔

گزری رات اُن میں سے ایک نے احساسِ گناہ کے تحت سر نیچا کئے ہوئے خُدا سے مُلاقات کیلئے چرچ کے سامنے کی جانب سے جانے کیلئے اپنے راستے کا آغاز کیا۔تھوڑا

بہت وہ جانتا تھا کہ آڈیٹوریم (سماعت خانہ) کی دوسری جانب سے اُس کا بھائی اُسی احساسِ گناہ کے تحت چرچ کے سامنے کیطرف سے جانے کیلئے اپنا راستہ بنا رہا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچے اُنہیں احساس ہوا کہ وہ وہاں اکھٹے تھے اَور ساری کلیسیا کے سامنے تھے جو کہ اُنکی ایک دوسرے کے ساتھ مخالفت کی وجہ کو جانتی تھی وہ ایک دوسرے کے گلے لگے اَور روئے اَور توبہ کی اور اپنے رشتے کو بحال کیا۔

بِل صاحب نے مجھے بتایا کہ جب یہ واقعہ ہُوا اُسی دوران اچانک ایک نوعمر لڑکی آڈیٹوریم کی ایک جانب سے اُٹھ کھڑی ہوئی اَور اُس کی ماں دوسری جانب سے، ماں نے بیٹی کو پُکارا ''آہ، مجھے معاف کر دو؛ میں وہ ماں نہیں بن پائی جیسا مجھے ہونا چاہئے تھا'' اَور لڑکی نے جواب دِیا'' آہ، میں وہ بیٹی نہیں بن پائی جیسے مجھے ہونا چاہئے تھا۔'' وہ آڈیٹوریم کی ایک جانب سے دوسری جانب دوڑیں اَور ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔ خُدا نے اُس کلیسیاء کو چھوا وہ عبادت کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔

خُدا نے سسکاٹون کے پورے شہر کو چھُوا۔ پورے شہر پر خُدا کی رُوح پُر زور طور پر مسلسل ساڑھے سات ہفتوں تک چھائی رہی۔کلیسیاؤں نے اچانک توبہ کرنا شروع کردی اَور خُدا کی طرف پھرے۔ کئی سالوں تک خُدا کی حضوری اَور قوت اُن لوگوں پر ٹھہری رہی جنہیں خُدا نے چھُوا تھا۔ اُس شہر میں میں نے اپنی خدمت کا آغاز چھوٹی سی کلیسیا سے کیا جو دس افراد پر مشتمل تھی۔ وہ لوگ کلیسیائی حالت کی وجہ سے اتنے بددل ہو چکے تھے کہ وہ کلیسیا ختم کرنا چاہتے تھے لیکن بعد میں جب خُدا کی حضُوری اَور قُوت نے اُن کی زِندگی کو چھُوا تو میرے وہاں ہُوتے ہُوئے اُنہوں نے 38 نئی کلیسیاؤں کا آغاز کیا۔ اُنکی کلیسیائی تاریخ میں اِس سے قبل اتنی بڑی تبدیلی نہیں آئی تھی سن 1920 کے آخر تک وہاں کوئی نئی کلیسیا نہ بنی تھی۔

اَب ہم نے نئی کلیسیاؤں کے خادمین کی حصولی کیلئے دُعا کرنا شروع کی۔ وہاں کی کلیسیائیں کبھی جامعہ میں کلام کی خدمت کے لئے نہیں گئیں تھیں لیکن جامعات میں جا کر 180 طلباء کی رُوح کو بچایا اَور بپتسمہ دِیا۔ وہاں کلیسیاؤں میں کبھی بھی کسی فرد نے خود کو کلام کی خدمت کے لئے خود کو پیش نہیں کیا تھا لیکن اَب 100 سے زائد افراد نے خود کو کلام کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ ہم نے اپنی کلیسیاء میں الٰہیات کے کالج کا آغاز کیا تا کہ اُنہیں تربیت دیں جنہیں خُدا خدمت میں بلانا چاہتا تھا۔ ہمارے پاس اُس اسکول کے ذریعہ 480 سے زائد لوگ آئے اَور اس دِن تک وہ کینیڈا کی قوم میں اَور دُنیا بھر کے لوگوں کی زندگیوں پر اثر کر رہے ہیں۔ خُدا کے وسیع طور پر چھُونے کے باعث میرے چار بیٹوں نے محسوس کیا کہ اُنہیں خدمت کیلئے بلایا گیا ہَے۔

غیر معمولی دُعا کے ذریعہ بیداری کا مقدم ہُونا

الٰہی انتظام میں رُوح کی بھر پوری ہُوتی ہے۔ گتسمنی میں

یسوؔع مسیح جانتا تھا کہ وہ گھڑی آ پہنچی اَور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اِس غیر معمولی لمحہ کو کھودیں۔ جیسا کہ آپ بائبل کی تاریخ میں پڑھتے ہَیں ایسا لگتا ہَے کہ عظیم اَور قوی بیداری کیلئے خُدا کا لمحہ ہمیشہ غیر معمولی دُعا کے ذریعہ اقدام کے ہمراہ ہی آتا ہَے۔ خُدا اپنے لوگوں کو بلانے کے لئے ایسا کام کرتا ہے جن کی اُنہیں اُمید نہیں ہوتی۔ یسوؔع جانتا تھا کہ اُس کے شاگرد خُدا کے لوگوں کا ایسا جوہر ہونگے جنہیں خُدا باپ پوری رُومی سَلطنت کو چھونے اَور تبدیل کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔

جب خُدا کے دِل پر بوجھ ہَے تو وہ یہ بوجھ اپنے ہی دِل پر رکھتا ہے۔ بِلاشُبہ گتسِمنی کی گھڑی خُدا باپ کی طرف سے تھی۔ صدیوں سے خُدا باپ اِس لمحہ کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جس میں خُدا باپ نے خود مسیح میں ہو کر پوری دُنیا کا اپنے ساتھ میل ملاپ کیا۔ اِس میں بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا تھا کہ خُدا باپ کا بیٹا کیسے باپ کے دِل کو پڑھے اَور وہ بیٹے کی دُعا کے وقت میں ظاہر کیا گیا تھا۔ اِس قسم کی دُعا غیر معمولی دُعا ہے۔ یسُوؔع اِن تین شاگردوں کو اعلان کر رہا تھا" میری جان نہایت غمگین ہے- یہاں تک کہ مرنے کی نَوبت پہنچ گئی ہَے" (متی 26 : 38) اُنہوں نے اُسے جانکنی (رُوحانی اذیت) کی حالت میں دیکھا اَور مُقدس لُوقا 22 : 44 میں بیان کرتا ہَے کہ اُس کے ماتھے سے جو پسینہ ٹپکتا تھا وہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں تھیں۔

"پِھر وہ سخت پریشانی میں مُبتلا ہُو کر اَور بھی دِلسوزی سے دُعا کرنے لگا اَور اُس کا پسینہ گویا خُون کی بڑی بڑی بُوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔" (لُوقا 22 : 44)

کیا آپ جانتے ہَیں کہ کیوں ہمارے مُلک میں بیداری نہیں ہَے؟ کیونکہ ہمارے پاس بیداری والی دُعائیں نہیں ہَے۔ ہم اِس بات سے مُطمئن ہَیں کہ گُناہ کو حُکمرانی کرنے دیں اَور پِھر خُدا سے شکایت کرتے ہَیں کہ گناہ کتنا بھیانک ہَے۔ خُدا کہتا ہَے کہ اگر آپ دُعا میں ایک گھنٹہ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر آپ اپنی اِس حالت کو تبدیل کر سکتے ہَیں۔ لیکن یہ عام دُعا کرنا نہیں ہے۔ کیا آپ چاہیں گے کہ خُدا آپ کو دُعا کی ایک اَور سطح پر لے جائے؟ خُدا آپ کو اِس دُعا کے دوران اپنے بیٹے یسُوؔع کے ساتھ مُتحد کرے گا اَور آپ اُس گھڑی میں اُسی کا ہر لفظ سُنیں گے اَور اُس کا ہر اقدام دیکھیں گے اَور وہ آپکو کہے گا "کیا تُم میرے ساتھ ایک گھنٹہ بھی نہیں جاگ سکتے؟"

گہرائی میں موازنہ

زبور 78:9-11 اُن المناک صحائف میں سے ایک ہے جس میں ایسے گروہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جو خُدا کے لوگوں کا حصّہ ہَیں۔ یہ خُدا کے انتخاب کا ایک اَور لمحہ ہَے۔ خُدا جانتا تھا کہ اُس کے لوگ دُشمن سے ناقابلِ اعتماد لڑائیوں کا سامنا کریں گے۔ لٰہذا اُس نے افرائیم کو بُلایا جو خُدا کے لوگوں کا ایک حصّہ تھا اَور

اُنہیں جنگ کیلئے مسلّح کیا۔لیکن اِس المناک واقع اَور اُسکی وجوہات پرغورکریں"بنی اِفرائیمؔ مُسلّح ہو کر اَور کمانیں رکھتے ہُوئے لڑائی کے دِن پھِر گئے۔"لیکن یہاں پرتین وجوہات ہَیں کہ کیوں اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کوچھوڑ دِیا اَور کیوں تنازع ترک کیا: "اُنہوں نے خُدا کے عہد کو قائم نہ رکھّا اَور اُسکی شریعت پر چلنے سے اِنکار کیا اَور اُسکے کاموں کو اَور اُس کے عجائب کو جو اُس نے اُنکو دِکھائے تھے بھول گئے۔"

خُدا نے اُنہیں اچھی طرح سے لیس کیا تھا اَور اُنہوں نے خُدا کے سازوسامان کوقبول کرنے سے اِنکار کر دِیا۔اَور اِس طرح اگرچہ وہ پورے طور پر جنگ کیلئے لیس، مُسلّح اَور کمانیں رکھے ہوئے تھےلیکن جب جنگ آئی تو اُنکے دِل تیارنہیں تھے۔اُنکے دِلوں نے اُنکوواپس پھیر دِیا۔جہاں اُنہیں ہُونا چاہیئے تھاوہاں ایک خلاءکوچھوڑ دِیا اَوربھروسہ کرنے والے ساتھیوں پراضافی کشیدگی ڈالی۔خُدا کے دوسرےلوگوں کوکمی کو پورا کرنا پڑا۔

اُنہوں نے عہدکو برقرارنہیں رکھا اَور وہ بھول گئے کہ اُنکا چُناوَخُدا کی طرف سے تھا۔انکا بلاوا خُدا کی طرف سے تھا اَور اُنکا لیس کیا جانا خُدا کی طرف سے تھا کہ وہ خُدا کے وقت میں خُدا کے لوگ ہُوں۔کیا خُدا نے جان لیا کہ جدوجہد کے لمحات اَور دُشمن کے ساتھ جنگ ہوگی؟ وہ جانتا تھا۔کیا اُس نےمعقول سہولت مہیا کی؟ہاں اُس نے ایسا کیا۔لیکن اُنہوں نے خُدا کے دیئے گئے حُکم کے مُطابق خودکوقابومیں نہ رکھا۔

اُنہوں نے خُدا کےمقررکردہ راستے اَورقوانین پر چلنے سے اِنکارکردیا۔اگروہ پڑھ لیتے کہ خُدا نے اُنکے لئے کیا مُہیا کیا تھا اَور اُس پر چلتے تو وہ جنگ کیلئے تیار ہوجاتے لیکن اُنہوں نے اپنے صحائف کوکبھی نہیں پڑھااِس لئے وہ کُلّی طور پرخُدا کی مرضی سے ناواقف رہے۔

میں نے اکثر پادریوں کے اجلاس میں اُن سے پوچھا "آپ میں سے کتنے لوگ اِرشادِاعظم کو مانتے ہَیں؟" (متّی 28: 19-20)اُن سب نے اپنے ہاتھ اُوپراُٹھائے۔پھرمیں نے دوسرا سوال پوچھا"اگرآپ اِرشادِاعظم میں یقین رکھتے ہَیں تو پھرآپ میں سے کتنے ہَیں جنہوں نے باقاعدہ طور پراُن تمام چیزوں کی فہرست بنائی ہے جنکا یسوعؔ نے حُکم دِیاہے اَور خُدا کے لوگوں کو منظّم طریقے سے سکھایا ہے کہ کس طرح سے اُن تمام چیزوں کوعمل میں لائیں جن کا مسیح نےحکم دیاہے؟" بیس سالوں سے پادریوں کے درمیان اِس سوال سے مُتعلق مجھےصرف ایک پادری ملاجس نےکبھی ایساہی کیا۔

میرا اگلا اظہار بیان ہے"قطعِ نظر"اس کے کہ جوآپ کہتے ہَیں آپ کو اِرشادِاعظم پریقین نہیں ہے۔آپ نے ارشادِاعظم کوتبدیل کردیاہے کہ وہ یہ ہے کہ شاگرد بناؤ اَور اُنہیں بپتسمہ دو۔"' ارشادِاعظم کیلئے سب سے بڑا واحد پہلوتیسرے بیان میں آتاہے:"۔اُنکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پرعمل کریں جنکامَیں نےتُم کوحُکم دِیا۔" یہ وہی ہے جوآپ اعمال دوسرے باب میں دیکھتے ہَیں۔نئے اِیماندار "اَور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اَور

رفاقت رکھنے میں اَور روٹی توڑنے اَور دُعا کرنے میں مشغول رہے۔" (اعمال42:2) کیا آپ جانتے ہَیں کیوں ابتدائی کلیسیا نے نئے اِیمانداروں کے ساتھ رومی سلطنت کو یکسر تبدیل کر دیا۔ اُنہوں نے روزانہ رسولوں سے تعلیم پانے کو جاری رکھا کہ وہ اُنہیں طریقہ سکھائیں کہ کس طرح سب باتوں پر عمل کریں جنکا حُکم مسیح نے دیا۔

زیادہ تر خُدا کے لوگ شاید ہفتہ میں صرف ایک بار اتوار کی صُبح عبادت میں شرکت کرتے ہَیں اَور وہ محسوس کرتے ہَیں کہ کیسے تعلیم کے بغیر عملی طور پر یسُوعؔ کے مناسب شاگرد ہُو سکتے ہَیں۔ شاید چند لوگ دُعائیہ عبادت پر جاتے ہَیں لیکن جہاں تک میں جانتا ہُوں کہ بزرگ پادری اَور ڈیکن حضرات دعائیہ عبادتوں میں نہیں جاتے۔ اَور زیادہ تر لوگ گرجا گھر بھی نہیں جاتے جب کلیسیا کی حالت ایسی ہو تو پھر آپ کیسے لوگوں کے درمیان پیشوا ہو سکتے ہَیں جب خُدا کے لوگ خُدا کی حضوری میں شفاعت کیلئے اکٹھے ہُوں تو آپ دُعائیہ عبادت سے غیر حاضر ہُوں؟ ہمیں تَوبہ کرنے کی ضرورت ہَے! ہم غلط سمت میں جا رہے ہَیں۔

ہم اِیمان عزیزو! ہم رُوح اُلقدس سے بھرے ہوئے ہَیں، زندہ مسیح کی حضوری سے لیس ہَیں، اپنی زندگی میں خُدا کی معموری سے بھرے ہُوئے ہَیں، صحائف سے مُسلّح ہَیں اَور دُعا میں خُدا کے حضور آنے کا ایک موقع عطا کیا گیا ہَے جو کہ ایک اَور جنگی ہتھیار ہَے اَور اُس نے اپنے لوگوں کو ہمارے اِردگرد ہماری خاطر رکھا ہے۔ فی الواقع اگرچہ ہم مُسلّح ہَیں اَور کمانیں رکھے ہوئے ہَیں ہم اِس جنگ کے دِن میں واپسی کا رُخ کر رہے ہَیں۔ اِس جنگ میں اِس قسم کی شمولیت کیساتھ جیتنے کا کوئی امکان نہیں ہَے۔ ہم نے اپنے بھائیوں کو جنگ میں چھوڑ کر تنہا کر دیا ہے تا کہ وہ جنگ آپ ہی لڑیں۔

شمولیت کا طریقِ عمل

روحانی جنگ میں شمولیت کے بارے میں آپ کو کچھ عملی مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ خُدا کئی طریقوں سے آپ کو روحانی جنگ کرنے کے لئے بُلاتا ہے جن میں سے ایک عبادت کرنا ہے۔ ہماری عبادت کے آغاز میں ہمارے پاس دُعا مانگنے کا کافی وقت ہوتا ہے جب ہمارا پادری دُعا مانگنے کی اجازت دیتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ اگر آپ کے دِل میں کوئی دُعا کے لئے بوجھ ہے تو آپ سامنے آئیں۔ اِس پر کئی لوگ الطار پر جمع ہو جاتے ہَیں۔

ایک اتوار عبادت کے دوران ایک نوجوان لڑکا پادری صاحب کی الطار کے پاس دُعا کیلئے آنے کی دعوت کے دوران پریشان حال ہونے کے باعث زمین پر گر پڑا۔ اُس وقت خُدا نے مجھ سے کہا "ہینری! تم اِس جنگ میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟ ہمیں اِس جنگ سے لاتعلق نہیں رہنا چاہیئے اَور یوں نہیں کہنا چاہیئے کہ میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اِسی لئے میں فوراً گھٹنوں کے بل اُسکے ساتھ دُعا میں ہوگیا۔ ابھی میرے

منہ سے دُعا میں صرف تین الفاظ ہی نکلے تھے تو اُس نوجوان لڑکے نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا'' ڈاکٹر بلیک ایبے یہ آپ ہَیں!'' میں نے اُسے اپنا بوجھ بتانے کو کہا۔''اُس نے بتایا کہ وہ اِس ہفتے یونیورسٹی کی تعلیم سے فارغ ہورہا ہے اَور خُدا اُسے اپنی خدمت کیلئے بُلا رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا کروں؟ میری خُدا سے التجا ہے کہ وہ کسی شخص کو بھیجے جو میری اس سلسلہ میں رہنمائی کرے۔ میرا خیال ہے کہ خُدا نے آپکو اس کام کے لئے میرے پاس بھیجا ہے!''

یہ روحانی جنگ تھی۔ داؤ پر کیا لگا ہوا تھا؟ بہتیروں کا روحانی مقصد۔ کیا خُدا چاہتا تھا کہ میں اُس کے ساتھ اِس جنگ میں شریک ہوجاؤں؟ کیا میں پچھلی نشست پر بیٹھا ہو یہ سوچتا کہ میں کیوں اِس شخص کی زندگی کے معاملات میں دخل دوں؟ میں اُسے نہیں جانتا تھا لیکن میں اَور وہ ایک ہی مسیحی خاندان کا حصہ ہَیں۔

ایک دوسرے اتوار گرجا گھر میں نشستوں کے درمیانی راستے کے پار ایک جواں عورت کو دیکھا جو آنسوؤں کے ساتھ رو رہی تھی۔ خُدا نے میرے دل میں ڈالا کہ میں اُس کے پاس جا کر اُسکی کچھ مدد کرسکوں میں نے اُس کے پاس جا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُس کا حال دریافت کرتے ہوئے اُس سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دِل میں کوئی بڑا بوجھ ہے۔ اُس نے مجھے جواباً بتایا کہ آج میرے شوہر کی پہلی برسی ہے اَور میں اِس غم پر قابو نہیں پا رہی۔ میں نے اُسے کہا کہ آپ محسوس کرتی ہَیں کہ آپ غم و دکھ کی غلامی میں ہَیں؟ اُس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں پورا سال دُکھ اَور غم کی غلامی میں رہی ہوں اَور مجھے معلوم نہیں کہ میں کس طرح غالب آؤں۔

میں وہاں خُدا کی طرف سے کُلّی طور پر مُسلّح تھا۔ میں نے کہا'' کیا آپ چاہتی ہَیں کہ میں دُعا کروں؟'' (اگر آپ یہ محسوس کرتے ہَیں کہ آپ کو معلوم نہیں کہ کیسے دُعا کرنی ہَے تو پھر رومیوں کا خط پڑھئے، رومیوں 8 : 26)''۔اِسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہَے کیونکہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہئیے ہم نہیں جانتے مگر رُوح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہَے جنکا بیان نہیں ہو سکتا۔'' اپنے دِل میں خاموشی سے میں نے کہا،''اَے خُدا میں نہیں جانتا کہ کیسے دُعا کرنا ہَے۔ کیا تُو میری مدد کرے گا؟ لہٰذا میں نے دُعا مانگنا شروع کردی۔ رُوح اُلقدس کی مدد سے دُعا کرنے کا طریقہ یہی ہَے دُعا کرنا شروع کریں۔ رُوح اُلقدس تمہیں بتائے گا کہ کیا دُعا کرنی ہَے۔ اُس کے دِل اَور زِندگی میں دُعا کا اثر ہُوا۔ جب میں دُعا سے فارغ ہُوا تو اُس نے اپنی آنسو بھری آنکھوں سے مجھے دیکھا اَور کہا'' میں آزاد ہُوں! میں آزاد ہُوں!'' خُدا نے اُسے آزاد کر دِیا۔

میں جانتا ہوں کہ بڑے دِن (کرسمس) کے تہوار میں بیواؤں پر بہت مُشکل وقت ہُوتا ہَے۔ لہٰذا جب کرسمس آیا

تو میں نے اُس کے کہا ''آپ کیسی ہَیں؟'' اُس نے مجھے دیکھا اَور کہا '' میں آزاد ہوں۔ یہ ایک شاندار کرسمس رہا ہے۔ مجھے میرا شوہر یاد ہے لیکن میں دُکھ اَور غم کی غلامی میں نہیں ہوں۔ میں آزاد ہوں!''

مزید مثالیں

امریکہ کی ایک ریاست بنام ٹیکساس کی ایک کلیسیا نے مجھے مدعو کیا تاکہ میں اُنہیں خُدا کے کاموں اَور اُسکی حضوری کو پہچاننا سیکھاؤں۔ لہٰذا ایک اتوار کی صبح میں پیغام دے رہا تھا اَور میں یہ دیکھنے کیلئے ہمیشہ دعوت دیتا ہوں کہ خُدا کیا کرسکتا ہَے تاکہ میں خُدا کے ساتھ اُس میں شامل ہو جاؤں۔ میں نے ایک چھوٹی سی دس سالہ لڑکی کو پیچھے کی جانب سے آگے آتے اَور دُعا کیلئے گھُٹنے ٹیکتے دیکھا۔ لیکن کوئی بھی شخص اُس کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے نہیں آیا۔ میں اُس بات پر بہت پریشان ہُوا اَور میں چبوترا چھوڑ کر اُس چھوٹی سی لڑکی کے پاس آکر گھٹنے ٹیک لئے۔ اَور یہ واضح تھا کہ وہ اپنے کھوئے ہوئے دوست کیلئے دُعا کر رہی تھی۔ میں نے اُس کی طرف اشارہ کیا اَور کہا ''تمہیں جاننے کی ضرورت ہَے کہ یہ صبح خُدا کی حضوری میں شاندار وقت ہَے۔ اُس نے تمہاری التجا کو سُنا ہَے اَور تم اِس بات پر تکیہ کرسکتی ہو کہ تمہاری دوست کو بچایا جا رہا ہے۔'' میں یہ کہہ سکتا ہوں کیونکہ بائبل مُقدس ایسا کہتی ہَے۔ اتوار کی رات میں نے دوبارہ پیغام دِیا اَور دعوت دی۔ وہی چھوٹی لڑکی چرچ کی نشستوں کے درمیان نیچے آئی لیکن اُس کے ساتھ ایک اَور بھی چھوٹی لڑکی تھی۔ میں اُس لڑکی کو جانتا تھا۔

کیا آپ خُدا کے ساتھ گرجا گھر کے الطار پر ہونے والی جنگ میں شامل ہوسکتے ہَیں؟ کیا یہ سب سے زیادہ خطرناک لمحہ نہیں ہوگا کہ اگر خُدا آپ کو اپنے بچے کے طور پر رُوحانی جنگ میں شامل ہو کر لوگوں کو گناہ کی غلامی سے رہائی دِلانے کے لئے ہتھیاروں سے لیس کرتا ہے۔ میں آپ میں سے کچھ مُقدم بالغوں سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ ایک جوڑے کو الطار کی طرف مُتفقہ طور پر جاتے دیکھیں تو کیا آپ اُن میں شامل نہیں ہونگے؟ ہوسکتا ہے وہاں روحانی جنگ چل رہی ہو۔ یہ نا کہیں، '' بزرگوں (ڈیکن یا پادری صاحب) کو جانا چاہئے۔'' آپ کو جانا چاہئے۔ جہاں کہیں بھی خُدا اپنی رُوحانی جنگ میں اپنے ساتھ شامل ہُونے کا موقع فراہم کرے آپ اُس میں ضرور شامل ہُوں کیونکہ اُس نے آپ کو فتح مندی کے لئے اپنے ہتھیاروں سے لیس کیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب بھی میں کسی کے ساتھ دُعا کرتا ہوں کبھی کبھار روحانی جنگ غیظ وغضب کی لگتی ہَے لیکن وہاں فتح یابی حاصل ہُوتی ہے۔ دُشمن شیطان کو بھگا دِیا جاتا ہے اَور یہ کامیابی زندگیوں میں حاصل ہوگی۔ آپ ایسی روحانی جنگ میں ضرور شامل ہوں۔

ہوسکتا ہے کہ روحانی جنگ میں مدد کی ضرورت آپکے اپنے بچوں کو بھی ہو۔ جب میرے بچے جامعہ میں زیرِ تعلیم تھے تو ایک اتوار کے روز میں نے وہاں عبادت کروائی جس کے دوران میں نے لوگوں کو دُعا کے لئے آگے آنے کی دعوت دی تو میرا بیٹا جو عمر کے لحاظ سے بیٹوں میں دوسرے نمبر پر ہے سسکیوں کے ساتھ روتا ہوا سامنے آیا۔ اگرچہ اُس میں کافی ضبط پایا جاتا ہے لیکن وہ اُس وقت سسکیاں لے رہا تھا۔ میں یہ دیکھ کر اُس کے پاس گیا تو اُس نے مجھے بتایا کہ اُس کے علاوہ اَور بھی تین چار لڑکے ہَیں جو اُس کی طرح بوجھ تلے دبے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ آپ اُن پر توجہ مرکوز کریں۔ میں نے اُسے کہا کہ آج میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آج میں صرف تمہارے ساتھ وقت گذاروں گا۔ میں نے اُسے کہا مجھے نہیں معلوم تمہارے دل پر کیا بوجھ ہے لیکن پھر بھی میں تمہاری مدد کر سکتا ہُوں۔ پھر میں اُسے اپنے ساتھ اپنے دفتر لے گیا جہاں ہم دونوں نے دُعا مانگی۔ اُس نے دُعا میں خُدا کے سامنے اپنا دِل اُنڈیل دِیا اَور خُدا نے اُسے بوجھ سے رہائی دی۔ وہ ایسا وقت تھا جب وہ اپنے لئے خُدا کے بُلاوے کے ساتھ جدوجہد کر رہا تھا۔

میں بہت خوش ہُوں کہ میں نے اُس وقت یہ نہیں کیا کہ یہ میری جنگ نہیں ہے اَور میں نے اُسے کسی اَور کے سپرد کر دِیا۔ میں خوش ہُوں کہ خُدا نے مجھے کہا ''ہیزی تم اِس جنگ سے لاتعلق نہ ہو۔ تم نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی۔ تم نے اُس کا خیال رکھا اَور اَب وہ اپنی باقی ماندہ زندگی میں روحانی جنگ میں رہے گا۔ تم جنگ میں اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ تا کہ فتح مندی حاصل کرنے میں اُسکی مدد کر سکو۔ میرے دفتر میں دُعا کرنے کے بعد اُس نے خُدا کی طرف سے اپنا بلاوا قبول کیا۔ اَور دو سالہ بائبل کورس کرنے کے لئے ناروے ملک کی سیمنری میں چلا گیا۔ اُس کے بعد ناروے میں ہی وہ بطور پاسٹر خدمت کرنے لگا۔ میں موجود تھا جب میرے بچوں نے خُدا کے بلاوے کو محسوس کیا اَور میں شکر گزار ہوں کہ خُداوند نے مجھے مُسلّح کیا تا کہ جب میں ایک جنگ دیکھوں تو اُس میں شامل ہوسکوں اَور فتح مندی کو حاصل کروں۔

کیا آپ یسُوعؔ کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے جاگیں گے

آپ کو اپنی زِندگی میں خُدا کی طرف فیصلہ کن اقدام کرنے کی ضرورت ہوسکتی ہَے۔ آپ کو خُداوند کی دعوت پر اُسکے ساتھ گتسمنی کے مقام پر جانے کی ضرورت ہو سکتی ہَے۔ شاید آپ اُسے یہ کہتے ہوئے سُنیں'' کیا آپ اُن میں سے ایک ہونگے جو میرے ساتھ جائے گا اَور جاگے گا؟ اگر میں آج کے دور میں آپکی قوم کا بوجھ اُٹھا کر جاگوں اَور دُعا کروں تو کیا آپ بھی میرے ساتھ مل کر ایسا کریں گے؟ وہ اب بھی اُن لوگوں کی تلاش میں ہے جو اُس کے ساتھ جائیں گے۔ کیا آپ اُن میں سے ایک ہو سکتے ہَیں اَور کیا آپ اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل فیصلہ کن لمحہ میں اُس سے کہہ سکتے ہَیں'' خُداوند! میں آپ کے ساتھ

جاؤں گا۔ میں اپنی جنگ کی اِس گھڑی میں لاتعلق نہیں ہوں گا۔ میں تیری فتوحات کو دیکھوں گا لیکن میں تیرے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی دُعائیہ زِندگی میں وہاں نہیں رہنا چاہتا جہاں میں ہوں۔ میں خُداوند کے ساتھ دُعا میں گہری سطح چاہتا ہوں۔ جہاں میں تھا وہاں سے ہٹ کر وہاں ہونا چاہتا ہوں جہاں تو چاہتا ہے کہ میں ہوں۔

> توبہ کے معنی ہَیں کہ آپ غلط سمت میں جا رہے ہَیں اَور ضروری ہَے کہ آپ غلط سمت سے مُڑیں اَور خُدا کی طرف رُخ کریں۔ ہم میں بہت سے یہ محسوس کرتے ہَیں کہ ہم درست سمت میں جا رہے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں ہَیں۔ بائبل مُقدس میں خُدا کے لوگ زیادہ تر دورانِ عبادت یہاں تک کہ وہ بندگی کرتے ہُوئے بھی غلط سمت میں جا رہے تھے۔ لیکن اُنہوں نے اپنی ضرورت کو کبھی تسلیم نہیں کیا اَور اِسی لئے وہ نیست و نابود ہُوئے۔ اِسرائیل، یہوداہ، یروشلیم، ہیکل تباہ و برباد ہُو گئے دیواریں ڈھا دی گئیں اَور خُدا کے لوگ ستر سالہ غلامی میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اُنہیں توبہ کرنیکی ضرورت ہَے۔ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور اپنی توبہ کی ضرورت کو نہ پہچانا۔ اِسی لئے پہلا لفظ جو خُدا کے بیٹے کے منہ سے اُسکے لوگوں کیلئے نکلا وہ ''توبہ!'' تھا -- مُکمل حضوری اَور قُوت اَور خُدا کی بادشاہی منتظر تھیں کہ توبہ کی جائے۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہُوں کہ مُجھے اَور آپ کو بھی وہی پیغام دِیا گیا ہَے؟ اگر آپ خُدا کی کامل حضوری اَور قوت و قُدرت اَور فعّالیت کے کامل اندازہ کا تجربہ نہیں کر رہے تو یہ اِس لئے نہیں کیونکہ وہ اِس میں حاضر نہیں بلکہ اِسکی وجہ یہ ہَے کہ ہم وہ عہدو پیمان نہیں کر رہے کہ اُس کا (یسُوعؔ مسیح) تجربہ توبہ کے ذریعہ سے کریں۔

''ایسی دعا جس سے بیداری شروع ہوتی ہے''

(Prayer That Begins Revival)

حوالہ:۔(نحمیاہ 1: 1-11)

اٹھارہ سال کی عمر میں خدا نے مجھے گہرے طور پر چھوا اور دعا کے بارے میں مجھے زبردست سبق سکھایا۔ میں شکاگو جیسے شہر میں گیا جہاں میرا پہلا مسیحی خدمت کا کام تھا۔ میں اتوار کی دوپہر کک کاؤنٹی ہسپتال گیا جاتا جو اُس وقت دنیا کا پہلے درجے کا ہسپتال تھا۔

اُس خدمتی کام میں وہ مجھے یہ چیزیں کرنا ہوتی تھیں۔ مجھے ہر روز جلدی آکر لابی میں کھڑا ہونا اور لوگوں کو انجیل کی منادی کی مخصوص آیات اور حوالوں سے خوش آمدید کہنا ہوتا تھا خدمت کا یہ حصہ مجھے پسند نہیں تھا۔ جب کوئی میری بات سننے سے انکار کرتا تھا تو میں بے عزتی محسوس کرتا کچھ عرصے کے بعد میں ہسپتال کے ایک ستون کے پیچھے جا کر چھپ جایا کرتا تھا اگر کسی کو مجھ سے کوئی کام ہوتا تو وہ مجھے تلاش کر لیتا تھا مگر خدمتی کام کا دوسرا حصہ مجھے پسند تھا جو یہ کہتا تھا کہ میں وارڈ میں جا کر اُن مریضوں سے بات کروں جس کو دیکھنے کوئی نہ آیا ہو اِس کام سے میں تازگی اور خوشی محسوس کرتا تھا۔

ایک اتوار میں اِسی طرح چھپ کر کھڑا تھا کہ لابی کی دوسری جانب ایک شخص کو دیکھا جس کے چہرے پر غیر معمولی نور تھا اُس شخص پر یہ چمک نہ صرف مجھ پر نمایاں تھی بلکہ دوسروں

پر بھی نمایاں تھی۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو انجیلی مواد دیتے وقت یہ الفاظ کہتا تھا۔عزیز دوست خدا آپکو پیار کرتا ہے آپکی مدد کیلئے میرے پاس کچھ ہے اُس سے آپکی حوصلہ افزائی ہوگی ،عزیز دوست! اِس سے آپکو یسوع کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ میں نے کبھی کسی کو اُس شخص کو انکار کرتے نہیں دیکھا۔ میں نے غور کیا کہ بہت سے لوگ رُک کر اُسے دیکھتے اور شکر گزاری کے ساتھ رسالہ لے کر جیب میں رکھ لیتے۔اور میں تعجب کرتا کہ اُس میں اور مجھ میں کیا فرق ہے؟ مجھے اس سوال کا جواب اس خدمتی کام کے آخری دن ملا۔ ہمارا سربراہ ہمیں ہسپتال کے دورے پر لے گیا اور دورے کے دوران اُس نے گذرگاہ پر دروزاہ کھولا جہاں کمرے کی دیوار میں سوراخ ایک تھا وہاں ایک میز ایک ٹائپ رائٹر ،ایک ٹیلی فون اور ایک شمع دان تھا اور کونے میں سامان سے بھری ہوئی کرسی جس پر سفید کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ ہمارے سربراہ نے تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پادری للّی کی کرسی ہے انھوں نے بتایا کہ للّی اِس کرسی پر کبھی فارغ نہیں بیٹھا۔ وہاں وہ گھٹنے ٹہلتا یا جب کرسی پر بیٹھتا وہاں بھی دعا کرتا کبھی ایک گھنٹے یا دو یا تین گھنٹے، خاص طور پر وارڈ میں مریضوں کے پاس جانے سے پہلے۔ تب مجھے اُس میں اور مجھ میں فرق معلوم ہوگیا۔ اِس بات نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔ اس دعا کے طریقہ نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا میں اس کو کبھی نہیں بھولوں گا۔ دعا کرنے والے شخص کے پاس خدا کی قوت اور آدمیوں کے مسائل حل کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

اُس کی پہچان ایک چیز سے واضح ہو جاتی ہے کہ ایسا شخص بہت دعا مانگنے والا ہوتا ہے گویا کہ کسی انسان کے پاس خدا کی قوت اور عوامی مسائل حل کرنے کی قوت ہونے کا سبب اس کی دعائیہ زندگی ہوتی ہے۔ان دنوں یہ قوتیں ملکر اکٹھے کام کرتی ہیں انکو الگ نہیں کیا جا سکتا۔

دعا مانگنے والے شخص کی زندگی بدل جاتی ہے

جب میں دعا میں بڑے پن کے بارے میں کہتا ہوں تو سب سے پہلی بات میں یہ کرتا ہوں کہ دعا مانگنے والے شخص میں اس سے کیا تبدیلی آتی ہے۔ اکثر اوقات ہمارا خیال ہوتا ہے کہ دعا سب چیزوں کو بدل دیتی ہے مگر سب سے اہم بات یہ ہے کہ دعا آپکو بدل دیتی ہے۔

میرے خیال میں نحمیاہ کے ساتھ بھی دعا نے یہی کیا ہے۔ وہ بادشاہ کے حضور ساقی تھا۔ یقیناً وہ ایماندار اور بہادر قائد اور عمدہ شخصیت کا مالک تھا ورنہ اُسے وہ عہدہ نہ ملتا۔ خدا نے اسے گہرے طور مسح کیا اور اس نے دعا مانگنے کے لئے ایک جگہ کو مخصوص کیا جہاں وہ ہر روز تنہا دعا کیا کرتا تھا۔

لیکن جس دن نحمیاہ کے بھائی اور دوسرے لوگ یروشلم سے لوٹے اور اس کو وہاں کے متعلق بتا رہے تھے تو خدا اس میں کام کرنے لگا۔ اسی وجہ سے بنی اسرائیل میں وہ سب سے بڑا قائد سمجھا جاتا ہے۔ وہ اسرائیلی قوم کے رہنماؤں میں سے ایک عظیم رہنما تھا۔ اس کی نمایاں کامیابیاں ہمیں متاثر کرتی ہیں کیونکہ اسکی مشکلات ہماری آج کی مشکلات سے کہیں زیادہ تھیں۔

دعا چیزوں کو تبدیل کر دیتی ہے

جب لوگ نحمیاہ کی طرح دعا کرتے ہیں تو خدا وہ کام بھی کر دیتا ہے جو وہ عام طور پر نہیں کرتا۔ دوسری چیز جو دعا کرتی ہے وہ چیزوں کی تبدیلی ہے نحمیاہ کی دعا کیسی تھی؟ مجھے یقین ہے کہ نحمیاہ کی دعا کے ذریعے خدا نے ہم کو سکھایا کہ تبدیلی کے لئے کیسے دعا کرتے ہیں کیونکہ یروشلم میں تبدیلی کی ابتدا اس کی دعا سے ہوئی اس چھوٹی سی ابتدا سے پورے شہر اور حکومت میں بھی میں تبدیلی آئی یہ سب نحمیاہ کی دعا کے نتیجہ میں ہوا۔ نحمیاہ کی دعا میں کیا خاص بات تھی جس سے اتنی بڑی تبدیلی آئی؟

ضرورت کی عظمت

سب سے پہلی بات یہ کہ اس دعا ضرورت کی عظمت پر مرتکز تھی جو سب سے ضروری بات ہے نحمیاہ کی کتاب کے پہلے باب کی ابتدئی آیات پر غور کریں "نحمیاہ بن حکلیاہ کا کلام بیسویں برس کسلیو کے مہینے میں جب میں قصرِ سوسن میں تھا تو ایسا ہوا کہ حنانی جو میرے بھائیوں میں سے ایک ہے اور چند آدمی یہوداہ سے آئے اور میں نے ان سے اُن یہودیوں کے بارے میں جو بچ نکلے تھے اور اسیروں میں سے باقی رہے تھے اور یروشلیم کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ باقی لوگ جو اسیری سے چھوٹ کر اس صوبہ میں رہتے ہیں ۔نہایت مصیبت ،اور اذیت میں پڑے ہیں اور یروشلم کی فصیل ٹوٹی ہوئی اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں میرے خیال میں اِن الفاظ نے نحمیاہ کو افسردہ کر دیا وہ اچھے حال کی خبر سننے کی اُمید میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیکل کی نئے سرے سے تعمیر اور مرمت کافی حد تک ہو چکی ہے اور عزرا کے باعث وہاں بھی تبدیلی آئی تھی اسی لئے وہ ایک اچھے حال اور خبر سننے کی اُمید میں تھا جب کہ جو حال انھوں نے نحمیاہ کو سُنایا وہ بالکل مختلف تھا اسکو جب خبر ملی کہ یروشلم کی فصیل ٹوٹی ہوئی اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں اور اُنکے لوگ مصیبت اور ذلت میں پڑے ہیں تو نحمیاہ کے دل میں اِن باتوں کیلئے دعا کا بوجھ محسوس ہوا جس طرح کے حالات میں ہم آج رہ رہے ہیں ہمیں بھی ہر بات کے لئے پہلے ضرورت کی عظمت کی جان کاری ہونا چاہئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ٹوٹ پھوٹ کو دیکھیں۔ ہمیں اپنی کلیسیاؤں اور مسیحیوں کی مشکلات کو سمجھنے کے لائق ہونا چاہئے اور یہ بھی کہ کس طرح اُن کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر ہم نحمیاہ کی طرح انہیں حل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمیں ضرورت کی شدت پر توجہ مرتکز کرنی چاہئے۔ جب خدا آپکو ضرورت کی جان کاری دے تو اس کو کاغذ پر لکھ لیں تاکہ آپ اس کے لئے دعا کرنا نہ بھولیں۔

خدا کی عظمت

دوسری چیز جس پر نحمیاہ نے دعا میں زور دیا وہ خدا کی عظمت تھی شاید ہم اس بات کو دعا میں پہلا درجہ دینا چاہئے مگر میرے مطابق اس بات کا درجہ دوسرا ہے کیونکہ جب نحمیاہ پر ضرورت کی شدت کی جان کاری عیاں ہوئی تب ہی وہ اس کے لئے دعا کرنے اور حل تلاش کرنے

لگا۔آپ بھی غور کریں گے کہ نحمیاہ ہم پر آیت نمبر پانچ میں واضح کرتا ہے ''اور کہا اے خداوند آسمان کے خدا خدائی عظیم ومہیب جو ان کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے اور تیرے حکموں کو مانتے ہیں عہد وفضل کو قائم رکھتا ہے میں تیری منت کرتا ہوں''، وہ بھی خدا کو یسعیاہ کی مانند عظیم ومہیب، بلند وبالا، ابدی اور نہایت مقدس مانتا تھا جو بلند ومقدس مقام میں رہتا ہے اور انکے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے تاکہ فروتنوں کی روح کو زندہ کرے اور شکستہ دلوں کو حیات بخشے۔

(یسعیاہ 15:57) نحمیاہ خدا کی حشمت کا اقرار کرتا تھا میں سمجھتا ہوں بیداری کے لئے مانگی جانے والی دعاؤں میں ان باتوں پر زور دیا جانا چاہیئے۔

خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری عام زندگی میں اور دعا ئیہ زندگی میں کس طرح کام کیا۔جب میں پادری بنا تو میں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ میں تین یا چار گھنٹے ہفتے میں تین دفعہ صبح سویرے گرجا گھر جاؤں گا اور میں ہمیشہ ایک گھنٹا نکالتا اور چہل قدمی کرتا اور بلند آواز سے دعا کرتا تھا مجھے یاد ہے کہ ان ابتدائی دنوں میں یہ ایک سخت محنت طلب کام تھا کہ میں تھکے بغیر تواتر سے ہر مقصد کو یاد رکھتے ہوئے دعا میں وقت گزاروں۔

جہاں آپ خدا پر توجہ مرتکز کرنا شروع کرتے ہیں کہ وہ کون ہے؟ تب خدا نے مجھے دعا کرنے کی تعلیم دی۔اس سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم اپنی آنکھیں ضرورت پر سے ہٹا کر خدا پر لگائیں جو کہ دعاوں کا اصل جواب ہے۔اور جب ہم مسیح کے ساتھ ملاپ کر کے اس کے عیب کاموں کو یاد کرتے ہوئے اس کی صلیب کی قوت سے دعا کرتے ہیں تو ہمیں دعا میں خوشی اور سرور ملنا شروع ہو جاتا ہے اس طرح کی دعا مانگنے میں خدا کی عظمت پر توجہ مرتکز ہونی چاہئے۔

دعائیہ بوجھ کی عظمت

تیسری بات جس پر اِس طرز کی دعا میں توجہ مرتکز ہونی چاہئے وہ دعا میں بوجھ کی شدت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دوبارہ غور کریں کہ نحمیاہ کو جب یروشلم کی ٹوٹی ہوئی فصیل، جلے ہوئے پھاٹکوں اور مصیبت روزہ لوگوں کی خبر ملی تو اس کا ردِعمل کیا تھا ہم نے آیت نمبر۴ میں پڑھا ''جب میں نے یہ باتیں سنیں تو بیٹھ کر رونے لگا اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے نحمیاہ کے آنسو خدا کے آنسو تھے۔ جب نحمیاہ کے بھائیوں نے اُسے شہر کی بڑی حالت جو کبھی دنیا کا سب سے قیمتی پتھر مانا جاتا تھا جہاں دنیا کی مضوط ترین حکومت قائم تھی اور جو دنیا کی سب سے طاقتور اور امیر بادشاہت مانی جاتی تھی کے بارے میں بتایا تو وہ رو پڑا۔اب شہر لڑکھڑاہٹ کا شکار تھا اور وہ لوگ جو کبھی سب سے زیادہ عزت دار اور جن سے لوگ انکی مضبوط

فوجی قوت اور معاشیات کی وجہ سے خوف کھاتے تھے اب لوگ ان کو حقیر جانتے اور ان کا مذاق اُڑاتے تھے۔ اور وہ کمزور ہو چکے تھے۔

شہر کی افسردہ حالت جان کر نحمیاہ رویا اور اس کی یہ حالت کچھ دیر تک نہیں رہی بلکہ کئی ہفتوں تک جاری رہی میرے خیال میں وہ چار ماہ تنہائی میں روتا رہا۔ زیادہ تر وقت وہ روزہ رکھنے یا رونے میں گذارتا کیونکہ شہر کی ٹوٹی ہوئی دیوار لوگوں کی تکالیف اور مصائب پر خدا اس میں ہو کر روتا تھا۔ اور پھر خدا نے نحمیاہ کو چھوا، وہ وہی کام کر رہا تھا جو اُسے کرنا چاہئے تھا اور وہ وہاں رونے لگا۔ وہ اندر سے ٹوٹ سا گیا آپ آیت نمبر 6 پر غور کریں کہ اس کی یہ حالت دن اور رات تھی۔

یہ بوجھ نحمیاہ کا نہیں تھا بلکہ خدا کا بوجھ تھا۔ اگر ہم خدا کے ساتھ براہ راست تعلق میں ہوں تو پھر جو کچھ ہم اپنی تہذیب اور معاشرے اور گرجہ گھروں اور روزمرہ کی باتوں کا بوجھ محسوس کرتے ہوئے دعا مانگیں گے اور روئیں گے ہم آہیں بھر کر اُس سے اپنی روزمرہ کی خوراک سے بھی زیادہ مانگیں گے۔

عظیم توبہ

نحمیاہ کی دعا عظیم توبہ پر مرتکز تھی ۶ تا ۸ آیات پر غور کریں ''کہ تُو کان لگا اور اپنی آنکھیں کھلی رکھ تا کہ تُو اپنے بندہ کی۔ اس دعا کو سنے جو میں دن رات تیرے حضور تیرے بندوں بنی اسرائیل کے لئے کرتا ہوں اور بنی اسرائیل کی خطاؤں کو جو ہم نے تیرے برخلاف کی مان لیتا ہوں اور میں اور میرے آبائی خاندان دونوں نے گناہ کیا ہے۔ ہم نے تیرے خلاف بڑی بدی کی ہے اور ان حکموں اور آئین اور فرمانوں کو جو تو نے اپنے بندہ موسیٰ کو دیئے نہیں مانا۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ میں اپنے اس قول کو یاد کرو جو تو نے اپنے بندہ موسیٰ کو فرمایا کہ اگر تم نافرمانی کرو تو میں تم کو قوموں میں تتر بتر کروں گا۔ (نحمیاہ 1:6-8)۔

کون توبہ کرنے والا ہے؟ توبہ کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے جو توبہ کرے۔ اے پیارے دوستو! دنیا بھر میں انسانوں کے ہاتھ خون سے رنگے ہیں۔ ہمارے لوگوں نے ایسے کروڑوں بچوں کی پیدائش سے پہلے ہی ماں کے پیٹ میں قتل کیا ہے جس کی وجہ سے ان پر خدا کی لعنت ہے۔ کیا ہمیں اپنے معاشرے میں پائے جانے والے تشدد، نشہ بازی، بے حسی اور امتیازی سلوک کے بارے میں توبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا ہمیں اپنی کلیسیاؤں میں پائے جانے والی کاروباری ناانصافیوں کے بارے میں توبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ ہمیں اپنی توبہ میں خدا سے اپنی تبدیلی کے لئے بارے میں درخواست کرنی چاہئے آپ نحمیاہ نے اپنی توبہ کے دوران نہ صرف اپنے گناہوں کا اقرار کیا بلکہ اپنی قوم کے گناہوں کا بھی اقرار کیا۔ اُس نے ایسا اِس لئے کیا کیونکہ ایسا کرنا بے حد ضروری ہے اس نے نہ صرف اس وقت کے موجودہ حالات کے بارے میں توبہ کی بلکہ اس نے اپنی قوم کے ان تمام گناہوں کا بھی اقرار کیا جو بابل کی

غلامی اور بال کی ہر پرستش اور بتوں کے سامنے اپنے بچوں کی قربانی کرتے ہوئے کئے تھے۔ توبہ میں گہرا غم اور دکھ پایا جاتا ہے۔

خدا کے وعدوں پر توجہ مرتکز کرنا

پانچویں بات یہ ہے کہ یہ دعا خدا کے وعدوں پر توجہ مرتکز کرتی ہے مجھے یہ اچھا لگتا ہے۔ اے دوست! جب آپ دعا میں خدا کے وعدوں کو دہراتے ہیں تو آپ پہلے جیسے انسان نہیں رہتے ہیں۔ میں نے ہر زبور میں سے خدا کا ایک وعدہ زبانی یاد کیا ہے۔ پھر اسکے علاوہ کچھ یوحنا 17 باب اور رومیوں 8 باب میں نے زبانی یاد کئے ہوئے ہیں تا کہ میں انہیں دعا میں بول سکوں۔ جب سے میں نے ایسا کرنا شروع کیا ہے میری زندگی میں بڑا روحانی کام ہوا ہے۔ درحقیقت ان باتوں کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چیز نہیں جن کے بارے میں ہم دُعا مانگ سکھیں جو کچھ خدا نے اپنے کلام میں کہا ہے وہ بڑا معنی خیز ہے۔ آپ غور کریں کہ نحمیاہ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ آٹھویں آیت کے شروع میں ہم پڑھتے ہیں اے دوست! جب آپ خدا سے اپنے خون خریدے لوگوں کو اسکے کلام کے مطابق سننے کے لئے دعا مانگتے ہیں تو آسمان ہل جاتا ہے کیونکہ خدا ایسا ہی کرنا چاہتا ہے۔ خدا اپنا کام کرتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ یہ اس کے کلام کی تاثیر سے رونما ہوتا ہے نہ کہ آپ کی جذبات کی وجہ سے۔ یہ اس کا بوجھ ہے جسے وہ دعا کے جواب میں اتارتا ہے اور اس کے وعدے ہیں جن کو وہ پورا کرتا ہے۔

عظیم اُمید کی حالت

حتمی بات یہ ہے کہ اس دعا میں عظیم امید پر توجہ مرتکز کی گئی ہے۔ پہلے باب کی آخری آیت اس کے بارے میں تھوڑا سا بیان کرتی ہے جو کہ یوں ہے : اگر ہم نے اسے پاک کلام میں پڑھا نہ ہوتا تو ہم سمجھتے کہ ایسا آدمی جو بادشاہ کا ساقی تھا وہ کیسے امید کر سکتا تھا کہ خدا اس کی دعا کا جواب دے گا۔ اسے امید تھی کہ خدا یروشلیم کی فصیل کو تعمیر کرنے کے لئے بت پرست بادشاہ کے دل کو تیار کرے گا کہ وہ لوگوں کے ایک بڑے گروہ کی نمائندگی کرنے کے لئے اسے چنے گا۔ اس واقع میں خوبصورت بات یہ ہے کہ خدا نے ایسا کیا۔

نحمیاہ کے دل میں خدا نے بوجھ ڈالا اور وعدے بھی خدا کی طرف سے تھے اور تابع فرمان خدا کا بندہ بھی موجود تھا جب یہ سب کچھ موجود ہو تو بیداری آتی ہے! میں سمجھتا ہوں کہ بیداری آ رہی ہے خدا اپنے طور پر ایسا کرنے کو ہے خدا اس لئے بیداری نہیں لانے والا کہ ہم کسی لائق ہیں بلکہ وہ اپنے طور پر ایسا کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب بیداری آئے گی تو یہ دنیا بھر کے لئے خدا کی طرف سے ایک عظیم ترین تحریک ہو گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ خدا ہمیں دینا چاہتا ہے وہ ہمارے دلوں میں ایمان

سے مانگنے کے لئے ڈالتا ہے۔ اے خداوندا ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو نے ہمارے دلوں میں امید قائم کی ہے۔ بلا شبہ ہم تیرے لوگوں کے وسیلہ سے آخری دنوں میں زوردار بیداری کی آندھی کا آغاز ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں جو کہ ان پر آگ کی مانند آئے گی تاکہ ان پر تیرا بڑا فضل ہو جائے۔ ”میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے قول کو یاد کر جو تو نے اپنے بندے موسیٰ سے فرمایا کہ اگر تم نافرمانی کرو تو میں تم کو قوموں میں تتر بتر کروں گا۔ پر اگر تم میری طرف پھر کر میرے حکموں کو مانو اور ان پر عمل کرو تو گو تمہارے آوارہ گرد آسمان کے کناروں پر بھی ہوں میں ان کو وہاں سے اکھٹا کر کے اس مقام میں پہنچاؤں گا جسے میں نے چن لیا ہے تاکہ اپنا نام وہاں رکھوں۔“

اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے بندہ کی دعا پر اور اپنے بندوں کی دعا پر جو تیرے نام سے ڈرنا پسند کرتے ہیں کان لگا اور آج میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے بندہ کو کامیاب کر اور اس شخص کے سامنے اس پر فضل کر۔ (میں تو بادشاہ کا ساقی تھا)

خُداوند یسُوؔع مسیح کی زندگی میں دُعا کی فوقیت

The Priority Of Prayer In The Life (Of The Lord Jesus)

”جب وہ ایک شہر میں تھا تو دیکھو کوڑھ سے بھرا ہُوا ایک آدمی یسوؔع کو دیکھ کر مُنہ کے بل گِرا اور اُسکی مِنّت کر کے کہنے لگا اَے خُداوند! اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کرسکتا ہے۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھُوا اور کہا مَیں چاہتا ہُوں۔ تُو پاک صاف ہُو جا اور فوراً اُس کا کوڑھ جاتا رہا۔ اور اُس نے اُس سے تاکید کی کہ کِسی سے نہ کہنا بلکہ جا کر اپنے تئیں کاہِن کو دِکھا اور جیسا موسیٰؔ نے مُقرر کیا ہے اپنے پاک صاف ہو جانے کی بابت نذر گذران تاکہ اُن کیلئے گواہی ہو۔ لیکن اُسکا چرچا زیادہ پھیلا اور بُہت سے لوگ جمع ہوئے کہ اُسکی سُنیں اور اپنی بیماریوں سے شِفا پائیں۔ مگر وہ جنگلوں میں الگ جا کر دُعا کیا کرتا تھا۔“

خُداوند یسُوؔع مسیح نے اپنے باپ کی طرف توجہ مرکوز کی۔ اگر چہ وہ بذاتِ خود عظیم دلکشی اور عجیب کاموں کا مرکز تھا لیکن اِس کے باوجود اُسکی اولین ترجیح اور کشش اُس کا باپ تھا۔ یسُوؔع نے اپنی زمینی خدمت کے دوران لوگوں کو بیماریوں سے شفا دی، تعلیم دی اور بہت سے کام کئے۔ لیکن اس کے دِل میں اپنے باپ کے ساتھ دعا میں رہنے کا ہمہ وقت جذبہ اور خواہش رہتی تھی۔ اسلئے وہ مجزہ دکھانے کے بعد اُس ہجوم سے نکل کر دعا مانگنے کی غرض

سے تنہائی میں چلا گیا۔ اُس نے دعا میں ایک صبح گذاری۔ کوڑھی کو شفا دینے سے ایک دن قبل وہ باپ کے حضور دعا میں تھا۔ اُس کے دِل پر اُس کے باپ کیلئے خواہش اتنی زیادہ تھی کہ اُس نے صرف ایک ہی کام کیا جو کہ اِس طرح کے موقع پر ضروری ہونا چاہیے تھا۔ وہ جنگلوں میں دعا مانگنے چلا گیا تھا۔

دُعا کی فوقیت

یسُوؔع کے اِس عمل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہَے کہ خُداوند یسُوؔع مسیح کی زندگی میں دُعا کی فوقیت تھی۔ جب بھی اُسے موقع مِلا یہ واحد چیز تھی جو کہ اُس نے کی۔ اُس نے دُعا کی کیونکہ وہ اپنے باپ سے محبت کرتا تھا۔ اُس نے اِس لئے بھی دُعا کی کیونکہ دُعا کے بغیر وہ آگے نہیں بڑھ سکتا تھا! اُس نے کہا " میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیَسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اَور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔" (یوحنا 30:5) اُسے اپنے باپ کی ہر روز بات سُننی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اُس نے ہر روز باپ کی مرضی کو تلاش کیا اَور اُسے اولیت دی۔ وہ روزانہ بلکہ فی گھنٹہ کی بنیاد پر باپ کیساتھ ہوتا تھا خواہ خدمت کے کام میں قوت حاصل کرنا ہو یا رہنمائی یا باپ کے ساتھ محض رفاقت رکھنی ہو وہ دُعا مانگتا تھا اَور باپ نے اُسے مسلسل جواب دِیا۔

اُس نے اپنے باپ کی حضوری کیلئے اِنسان کی موجودگی کو چھوڑ دِیا۔ اُس نے باپ کی مدح سرائی کیلئے اِنسان کی تعریف کو چھوڑ دِیا۔ وہ جنگل میں گیا اَور دُعا کی۔ اُس نے ایک تنہا جگہ کا انتخاب کیا تا کہ اُس کی دُعا میں خلل نہ آئے جہاں وہ اپنا دِل باپ کے حضور اُنڈیل دیتا۔

تھکاوٹ محسوس کرنے کے باوجود یسوع دُعا کرتا تھا

جس وقت خُداوند یسُوؔع نے کوڑھی کو شفا دِی وہ تھک گیا ہُو گا۔ زیادہ تر لوگوں کا معمول کا ردِعمل ہُوتا ہَے، "میں نے ایک اچھا کام کیا ہَے۔ میں نے اپنے باپ کو جلال دِیا ہے۔ میں نے اچھا کام کیا ہَے۔ اَب مجھے آرام، کھانا اَور سونا چاہیئے۔ مجھے ضرور آرام چاہیئے۔"

خُداوند نے اِس طرح کا رویہ اختیار نہیں کیا۔ شاید وہ تھکا ہُوا ہو سکتا ہے لیکن اب تک اُسکی اُسکے باپ کیساتھ اکیلے ہونے (دُعا کرنے) کی خواہش اُسکے آرام کی ضرورت سے زیادہ اہم تھی۔ اِسلئے وہ دُعا کیلئے گیا تھا۔ ایسے لوگ خداوند میں ترقی کرتے ہَیں جو صبح کے اپنے ابتدائی اوقات اَور رات کو سونے کی بجائے آدھی رات تک دُعا میں خُدا کے ساتھ وقت گذارتے ہَیں۔

ایک خاص وقت ہُوتا ہے جب چیزیں بہت آرام دہ اَور پُرسکون ہوتی ہَیں اَور دُعا مانگنا آسان ہُوتا ہے۔ ایسے وقت کو دُعا کیلئے استعمال کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی سہولت کے مُطابق دُعا مانگتے ہیں اَور کچھ لازمی طور پر ہر روز دُعا مانگتے ہیں۔

خُداوند نے دُعا کے اپنے عہد کے وسیلے سے نا صرف دُعا کو اچھی اَور ضروری چیز کے طور پر ظاہر کیا بلکہ یہ بھی کہ لوگ اس کے وسیلہ سے خوف وخطرات سے بچ جاتے ہَیں۔

خُداوند نے اسرائیؔل کے نگہبانوں کے بارے میں کہا "اَے یروشلیمؔ مَیں نے تیری دِیواروں پر نِگہبان مُقرّر کئیے ہَیں۔ وہ دِن رات کبھی خاموش نہ ہُونگے۔ اَے خُداوند کا ذِکر کرنے والو خاموش نہ ہُو۔"" (یسعیاہ 6:62) حنّہ نے دِن اَور رات عبادت اَور دُعا کی !وہ جو لوگ بلند روحانی سطح پر زِندگی بسر کرتے ہیں وہ ہر موسم اَور بے موسم، جسمانی طور پر تھکے ہوں یا تازہ دم، جسمانی طور پر مضبوط یا کمزور، کامیاب یا ناکام، کوئی اُن کو سمجھے یا نا سمجھے، وہ دُعا مانگتے ہَیں۔ باالفاظِ دیگر وہ ہر قسم کے حالات وواقعات میں دُعا مانگنا نہیں چھوڑتے۔

جو خُداوند سے محبت کرتے ہَیں اُنکے لئے ایک حُکم دِیا جاچکا ہے،"۔۔اَے خُداوند کا ذِکر کرنے والو خاموش نہ ہو۔ اَور جب تک وہ یروشلیمؔ کو قائم کر کے روئے زمین پر محمود نہ بنائے اُسے آرام نہ لینے دو۔"(یسعیاہ 62 : 6-7)

اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنے گی اور پھر ایک ہی گلہ ہوگا اور ایک ہی چرواہا ہوگا (یوحنا 16:10)

جارج مولر اور اُس کی دعائیہ قوت کا راز

(George Muller And The Secret Of His Power In Prayer)

جب خُدا اپنی کلیسیا کو نئے سرے سے کوئی سچائی سِکھانا چاہتا ہو جو نہ سمجھی جارہی ہو نہ عمل میں لائی جارہی ہو تو وہ زیادہ تر ایسے اشخاص کو اٹھا کھڑے کرتا ہے جو کلام اور کام میں اُس کی برکات کے زندہ گواہ ہوں۔ خُدا نے اُنیسویں صدی میں ایسے ہی جارج مُلر کو بہت سوں کے درمیان اُٹھا کھڑا کیا تا کہ گواہ بنے کہ خُدا واقعی دُعا سُنتا ہے۔ خُدا کے کلام میں سے دُعا کے متعلق اُصولوں اور سچائیوں کو جارج مُلر کی زِندگی کے دُعائیہ تجربات سے بہت موثر انداز سے سِیکھا جاسکتا ہے۔

وہ 25 دسمبر 1805ء کو پرُوشیا (Prussia) میں ہُوئے۔ اپنی اِبتدائی زندگی میں ہیؔل یُونیورسٹی میں عِلم اِلٰہیات کے طالب علم کے طور پر داخل ہُوئے کے باوجود بہت شرارتی تھے پھر ایک شام ایک دوست کے وسیلے ایک دُعائیہ میٹنگ میں 20 برس کی عمر میں خداوند کو اپنا شخص نجات دہندہ قبول کیا۔ زِندگی میں بہت مُشکلات کے باوجود خُدا کے کلام پر بھروسہ کرنا شروع کِیا۔ اُنہی دِنوں 1930ء میں ٹیئن ماؤتھ، اِنگلستان میں ایک چھوٹی کلیسیا کے پاسبان مُقرر ہوئے پھر 1832ء میں برسٹل میں بیت حسدا چیپل کے پاسبان مُقرر ہوئے جہاں یتیم

خانہ اور اُس سے وابستہ کام اُن کے سپرد ہوا اور خدا نے اُن کی دُعاؤں کے جواب دے کر اُن کی زندگی کو کلام پر بھروسہ کرنے کے گہرے تجربات سے بھر دیا۔

دُعا اور ایمان میں آگے بڑھنا

برسٹل میں اُنکے قیام کے کچھ ہی عرصہ بعد صحیفوں کی تعلیم کا اِدارہ قائم ہوا جو اَندرون و بیرون مُلک ڈے اسکول، سنڈے اسکول، مشن اور بائبل کے کام کے لِئے معاونت کرتا تھا۔ اِس اِدارے کی ایک شاخ یتیم اور بے سہارا بچوں کے لئے گھر کا اِنتظام کرنے لگی جس کے لِئے جناب مُلر بہت مشہور ہیں۔ ایسا 1834ء میں اُس وقت ہوا جب بن ماں باپ کے ایک بچے نے اسکول میں مسیح کو قبول کرلیا مگر اُسے ایک غریب گھر میں منتقل کیا جاتا تھا لیکن وہاں اُس کی روحانی ضروریات ہرگز پوری نہ ہوسکتی تھیں۔ تو 20 نومبر 1835ء میں مُلر لکھتے ہیں کہ " آج میرے دِل پر یہ بات ایک بھاری بوجھ بن گئی ہے کہ یتیم خانہ قائم کرنے کے بارے میں صِرف سوچتا نہ رہوں بلکہ اِس کو واقعی قائم کِیا جائے اور میں نے اس مُعاملے میں خُداوند کی مرضی جاننے کے لِئے بہت دُعا بھی کی ہے کہ خُدا اِس کو ممکن کرے۔'' 25 نومبر کو دوبارہ لِکھتے ہیں کہ،'' میں نے کل اور آج بھی یتیم خانے کے لِئے جتنی زیادہ دُعا کی اُتنا ہی قائل ہوتا گیا کہ یہ خُدا کی مرضی ہے،'' خدائے رحیم میری راہنمائی کرے۔

''اِس کے لِئے تین بڑی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ خُدا کے فرزندوں کا ایمان مضبوط ہو اور یہ کام اُس کی نظر میں مقبول ہوا اُسے جلال ہے اور وہ مجھے تمام وسائل مہیا کرے کیونکہ اُس پر ہمارا بھروسہ کرنا رائیگاں نہیں جانا۔

۲۔ یتیم بچوں کی رُوحانی نشوونما کے لِئے

۳۔ اُن کی جسمانی بھلائی کے لِئے

کچھ ماہ دُعا میں ٹھہرنے اور خدا کے طلبگار رہنے کے بعد ایک کمرے کا گھر کرائے پر لیا گیا جس میں 30 بچوں کی گنجائش تھی اور مزید کچھ عرصے کے دوران ویسے ہی مزید 3 گھر کرائے پر لِئے گئے اور بچوں کی تعداد۔ 120 تک پہنچ گئی۔ آنے والے 10 برسوں میں کام اسی طرح جاری رہا لیکن بچوں کی تمام ضروریات کے لِئے صرف خدا سے مانگا جاتا اور خدا ہی مہیا کرتا تھا۔ اکثر اوقات بچوں کی ضروریات بھی شدید ہوتیں اور دُعا بھی بہت شدت سے جاری ہوتی لیکن خدا کی حمد تمجید اور جلال کے لِئے فانی سونے سے بہت ہی بیش قیمت آزمایا ہوا اِیمان اُس شخص میں پایا گیا کیونکہ خُدا اپنے خادم کو عظیم کاموں کے لِئے تیار کررہا تھا۔

پھر رُوح القدس کی تحریک اور خُداوند کے فضل سے جناب مُلر نے 300 بچوں کے گھر کے لِئے خدا کے وعدے پر بھروسہ کرنا شروع کیا اور 15000 پاؤنڈ کی رقم حاصل کی۔ پہلا گھر 1849ء میں قائم کیا گیا، دوسرا اور تیسرا گھر 1858ء میں 35000 پاؤنڈ کی رقم سے قائم کیا گیا جن میں 950 بچوں کی نگہداشت ہونے لگی۔ پھر 1869ء

اور 1870ء میں مزید 860 بچوں کے لیۓ 50,000 پاونڈ کی رقم سے چوتھا اور پانچواں گھر قائم کرلیا گیا۔ اِس طرح کل 2100 بچے اِن پانچ گھروں میں پرورش پانے لگے۔

خدا نے جس طرح یتیم خانے قائم کرنے کے لیۓ اُس کی مدد کی اُسی طرح اسکولوں، بائبل اور مشن تعلیمی مواد تقسیم کرنے کے کام میں بھی خُوب مدد کی۔ جارج مُلر نے اپنی پچاس سالہ خدمت کے دوران خدا کے کام کے لیۓ دُعاؤں کے جواب میں 10 لاکھ پاؤنڈ سے بھی زیادہ رقم خداوند سے حاصل کی۔

آیئے ذرا غور کرتے ہیں کہ جب (ٹیین ماؤتھ مین بطور پاسبان) انہوں نے خدا کے کلام اور رُوح القدس کی راہنمائی میں اپنی معمولی سی 30 پاؤنڈ سالانہ کی تنخواہ بھی چھوڑ دی تو خدا نے بھی اُن کے اِیمان اور وفاداری کے اِنعام میں اپنے کلام کے مُطابق وعدے کو پُورا کیا کہ، " تُو تھوڑے میں دیانت دار رہا، میں تُجھے بہت چیزوں کا مختیار بنائوں گا۔"

یہ سب باتیں ہمارے لیۓ ایک اہم نمونہ ہیں کہ ہم بھی جارج مُلر کی طرح مسیح کی پیروی کریں کیونکہ خُدا نے ہمیں اِسی لیۓ بُلایا ہے۔ اُس کا خُدا ہمارا خُدا ہے اُسکے تمام وعدے ہمارے ساتھ بھی ہیں۔ ایمان اور محبت کی جِس خدمت کے لیۓ وہ بُلایا گیا تھا اُسی خدمت کے لیۓ ہر جگہ ہم بھی بُلائیں گئے ہیں۔

خُدا کے جلال کے لیۓ

خُدا نے جارج مُلر کے وسیلے ہمیں ایک ایسا نمونہ دیا ہے جو رُوح القدس کی ہدایت و راہنمائی میں چلنے والا شخص تھا جِس نے دُعا کو اپنی زندگی کے ہر پہلو میں عملی طور پر اپنا کر خُدا کو جلال دینا اَوّلین ترجیح بنا رکھا تھا۔ تو آیئے ہم اُس کی باتوں پر غور کریں کہ خُدا ہمیں اُس کی زندگی کے وسیلے کیا سکھانا چاہتا ہے:

" مُجھے روز بروز ایسے معاملات سے واسطہ پڑتا ہے جن کو دیکھ کر مُجھے پُختہ یقین ہو گیا ہے کہ آج کے زمانے میں خدا کے فرزندوں کو سب سے زیادہ مضبوط اِیمان اور دُعا کی اَشدّ ضرورت ہے۔

" میری شدید خواہش تھی کہ اِیماندار بہن بھائیوں کے لیۓ خُدا کی وفاداری کا کوئی واضع اورموثر ثبوت پیش کر سکوں تا کہ وہ جانیں کہ خدا ہمارا باپ ہمارے لیۓ بھی ویسے ہی اپنی وفاداری ثابت کرے گا جیسے ماضی میں اُن لوگوں کے لیۓ جو اُس پر بھروسہ کرتے رہے۔

" میری دِلی تمنا یہ ہے کہ آپ کے ایمان کو تروتازہ کرنے کے لیۓ نہ صِرف کلامِ خُدا سے اُن لوگوں کے واقعات بیان کروں جنھوں نے خُدا پر بھروسہ کر کے اُس کی وفاداری کی تجربہ کیا بلکہ ایسے ثبوت بھی پیش کروں کہ وہ آج بھی یکساں خُدا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کلامِ خدا ہم سب کے لیۓ کافی ہے مگر خدا کا فضل جاننے کے لیۓ ہمارے

بھائیوں میں سے کِسی کی مِثالی زِندگی بھی بہت مدد گار ہوسکتی ہے۔

''اِس لئِے میں سمجھتا ہوں کہ مُجھ پر خاص رحم ہوا کہ اپنے آپ کو کلیسیاء کا خادم سمجھتے ہُوئے خُدا کے کلام کے مُطابِق اُس پر بھروسہ کروں اِس کے لئِے سب سے پہلا کام یہ تھا اور ہے کہ جتنے بھی یتیم (بن ماں باپ) بچے میری نگہداشت میں ہیں اُن کی تمام ضروریات بغیر کِسی سے کُچھ صِرف دُعا اور ایمان کے وسیلے پُوری ہورہی ہیں: کیونکہ اِسی سے خدا کو جلال مِلتا ہے کہ سب دیکھیں کہ خُدا آج بھی وفادار اور دُعاؤں کا سُننے والا خُدا ہے۔

''1835ء میں جب مَیں نے یتیموں میں خِدمت کا کام شروع کیا تو میرا اوّلین مقصد خُدا کو جلال دینے کے لئِے دُعا اور ایمان کا عملی مُظاہرہ کرتے ہُوئے عظیم کاموں کو سرانجام دیتا تھا تاکہ کلیسیاء کا فائدہ ہو اور بے حس دُنیا کو خُدا کے کام دِکھا کر خُوب لاج رکھی کیونکہ دُنیا بھر میں ہزاروں کی تعداد میں گناہگاروں نے توجہ کی ہے اور دُنیا بھر میں لاکھوں (خدا کے) بچوں کو اِس خِدمت کے وسیلے فائدہ پہنچا ہے۔

''جیسے جیسے خدمت کا کام بڑھا ویسے ویسے برکات بھی زیادہ ہوتی چلی گئیں جیسے میں چاہتا تھا۔ اِس خدمت کے وسیلے لاکھوں کی تعداد میں لوگ اِس کام سے وابستہ ہوئے اور ہزاروں کی تعداد میں اس کام کو دیکھنے آئے۔

اِن ساری باتوں سے مُجھے مزید حوصلہ مِلا کہ زیادہ سے زیادہ اِس راہ پر محنت کرتے ہُوئے خداوند کے نام کو اور زیادہ جلال دے سکوں۔ تاکہ لوگ اُس کو جانیں، اُس پر ہمیشہ بھروسہ کرتے ہُوئے اُس کا اِقرار، بڑائی اور تمجید کریں۔ یہی میرا مقصدِ حیات ہے تاکہ یہ جانا اور دیکھا جائے کہ ایک غریب آدمی خُدا پر بھروسہ کرتے ہُوئے دُعا کے وسیلے کتنے عظیم کام کرسکتا ہے۔ اِس سے خدا کے کئی اور بیٹے اور بیٹیاں حوصلہ پا کر خُدا پر بھروسہ کرکے اُس کے کام کو آگے بڑھانے والے ہوں گے اور بہت سے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں اپنے رتبے اور حیثیت کے مطابق اُس مکمل اعتماد کرسکھیں۔

دعا ضرورت کی عظمت پر مرتکز تھی جو سب سے ضروری بات ہے نحمیاہ کی کتاب کے پہلے باب کی ابتدائی آیات پر غور کریں ''نحمیاہ بن حکلیاہ کا کلام بیسویں برس کسلیو کے مہینے میں جب میں قصرِ سوسن میں تھا تو ایسا ہوا کہ حنانی جو میرے بھائیوں میں سے ایک ہے اور چند آدمی یہوداہ سے آئے اور میں نے ان سے اُن یہودیوں کے بارے میں جو بچ نکلے تھے اور اسیروں میں سے باقی رہے تھے اور یروشیلم کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ باقی لوگ جو اسیری سے چھوٹ کر اس صوبہ میں رہتے ہیں۔ نہایت مصیبت، اور اذیت میں پڑے ہیں اور یروشلم کی فصیل ٹوٹی ہوئی اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں میرے خیال میں اِن الفاظ نے نحمیاہ کو افسردہ کردیا وہ اچھے حال کی خبر سننے کی اُمید میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیکل کی نئے سرے سے تعمیر اور مرمت کافی حدتک ہوچکی ہے.

کون صبح سویرے میرے ساتھ دُعا کریگا؟

(Who Will Rise Early And Pray with Me?)

خُداوند یسُوعؔ مسیح نے ہمارے لئے ایک مثال قائم کی ہے’ اَور صُبح ہی دِن نِکلنے سے بہت پہلے وہ اُٹھ کر نِکلا اَور ایک ویران جگہ میں گیا اَور وہاں دُعا کی“۔(مرقس 35:1)

اے دوست! میں آپ کودعوت دیتا ہوں کہ کہا آپ دُنیا جسم اور شیطان کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے میرے ساتھ روحانی جنگ میں شریک ہوں تا کہ خدا کے فضل کے تخت کے سامنے جا کر بھر پور طور پر شفاعت کرنے والے ہوں۔ ہماری شفاعت میں مذہبی رسم پرستی شامل نہ ہوگی۔

خودانکاری کا بلاوا

میں آپکو اس کام میں شامل ہونے کے لئے اسلئے دعوت دیتا ہوں کہ آپکی جان اس قیمتی عادت کو اپنا سکے۔ میں نے آپکو پاک روح میں دعا مانگنے کے لئے اسلئے بُلایا ہے تا کہ رُوحانی بلندیوں کو چھوئیں اور آپکی آنکھیں کھوئی ہوئی دُنیا کے بارے میں آنسو بہائیں۔

جن لوگوں نے اس دُنیا میں خدا کے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں وہ ہمیشہ صبح سویرے اُٹھ کر دعا کیا کرتے تھے۔ اگر صبح سویرے ہمارے خیالوں اور کاموں میں خدا کو اولیت نہیں دی جاتی تو پھر دن کے باقی حصے میں بھی خدا آخری درجہ پر ہوتا ہے۔ جو دل صبح سویرے خدا کی تلاش نہیں کرتا وہ خدا کی خوشنودی کو حاصل نہیں کرسکتا۔

صبح سویرے دُعا کی شادمانی

آٹھ سال قبل میں نے صبح سویرے دُعا کرنا شروع کی۔ سویرے اٹھنا میرے لئے محض ایک تجربہ ہی نہیں بلکہ یہ میری ایک بڑی کامیابی ہے۔ ابتدا میں جسمانی آدمی کا جسم اِس کیخلاف بغاوت کرتا ہے جسے سالوں سے اُس نے پرورش کر کے تنومند کیا ہوتا ہے۔جسم رُوح کی طلب اور خواہش کا جواب دینے سے انکار کرتا ہے۔ شیطان انسانی بدن کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔انسان اس تکلیف کو برداشت نہیں کرسکتا۔ زمین اَور جہنم کی تمام چیزیں اِسکے خلاف احتجاج کرتی ہیں۔ سو (100) لوگوں میں نوے(90) لوگ آپکو کہیں گے کہ صبح سویرے اُٹھ کر دعا کرنا خود پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

اے مردِ خدا! لوگوں کی باتوں پر کان نہ لگانا!''تن پروری موت کا قانون ہے۔اورخودانکاری زندگی کا قانون۔

صبح کے وقت دُنیا کے جاگنے سے قبل خدا کے حضور جانے سے جوخوشی حاصل ہوتی ہے۔ اُس سے آپ دن بھر کی مشکلات اور آزمائشوں پر غالب آتے ہیں اوراس سے خدا کے نام کو دیا جانے والا جلال نا قابلِ تصور ہوتا ہے۔ ہر انسان کو جسمانی آرام کے لئے کم از کم رات کو سات گھنٹے سونا چاہیئے۔

جان ویسلی (John Wesley) نے کہا کہ اُس کا جسم ساڑھے چھ گھنٹے سونا چاہتا ہے۔ اُسے رات کو چھ گھنٹے

ملے اَور تیس منٹ دِن کے دوران دوپہر کے کھانے کے بعد لیکن ہم دُعا کرنے میں مسیح کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن دعا کے معاملہ میں ہم نے کسی کو یسوع جیسا کرتے نہیں پایا۔

دُعا کے وسیلہ

☆ یہ ضروری ہے کہ اکثر، دُعا زیادہ اَور طویل وقت تک تنہائی میں کی جائے۔

☆ آپ کو لازماً وقت کا انتخاب کرنا ہوگا کہ اس وقت میں دُنیا اَور خاندان آپ کو پریشان نہیں کریں گے۔

☆ خُدا چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو چاہئے کہ وہ ہر جگہ اپنے مُقدس ہاتھ اُٹھا کر دُعا کیا کریں۔

☆ مبلغین کو دوسرے لوگوں سے زیادہ دُعا کرنی چاہئے۔

☆ یہ پادری حضرات کی ذمہ داری اور کام ہے کہ وہ اپنے گلّہ۔ خاندانوں اور کھوئی ہوئی دُنیا کے لئے شفاعت کریں۔

☆ جب تک کوئی شخص دعا کے لئے زیادہ وقت دینے کی ضرورت کو محسوس نہ کرے وہ تھوڑی دیر کے لئے خدا کے ساتھ گفتگو کرے گا کہ یہ بھی ٹھیک ہے۔

ہمیں لازماً اپنے نجات دہندہ یسُوعؔ مسیح کی پیروی کرنا ہے جس نے ہمیں دِن اَور رات دُعا کرنے کا نمونہ پیش کرکے ایسا کرنا سیکھایا ہے۔

"اَور صُبح ہی دِن نِکلنے سے بہت پہلے وہ اُٹھ کر نِکلا اَور ایک ویران جگہ میں گیا اَور وہاں دُعا کی"۔(مرقس 1 : 35)

"اَور اُنکو رُخصت کر کے پہاڑ پر دُعا کرنے چلا گیا"۔ (مرقس 6 : 46)

"اَور اُن دِنوں میں اِیسا ہُوا کہ وہ پہاڑ پر دُعا کرنے کو نِکلا اَور خُدا سے دُعا کرنے میں ساری رات گُذاری"۔(لُوقا 6 : 12)

آخر تک اپنے گھٹنوں پر انتظار کرنا

دعائیہ کمرے میں یسوع کی کپتانی میں خُدا کے مُقدسین اور جہنم کی قوتوں کے مابین بڑی روحانی جنگ ہوتی ہے۔ اُس دوران اِبلیس دعا گو سورماؤں اور روحانی پہلوانوں کو جو آنسوؤں کے ساتھ آہ و بکا کر رہے ہوتے ہیں اُن پر حملہ کر کے شکست دینا چاہتا ہے۔ خدا کے یہ لوگ روحانی جنگ کے آخر تک گھٹنوں پر انتظار کرنے والے ہیں۔ ہمیں آمدِ ثانی تک دُعا کرنے میں ضرور ثابت قدم رہنا چاہئے۔

> نحمیاہ نے دعا میں زور دیا وہ خدا کی عظمت تھی شاید ہم اس بات کو دعا میں پہلا درجہ دینا چاہئے مگر میرے مطابق اس بات کا درجہ دوسرا ہے کیونکہ جب نحمیاہ پر ضرورت کی شدت کی جان کاری عیاں ہوئی تب ہی وہ اس کے لئے دعا کرنے اور حل تلاش کرنے لگا۔ آپ بھی غور کریں گے کہ نحمیاہ ہم پر آیت نمبر پانچ میں واضح کرتا ہے "اور کہا اے خداوند آسمان کے خدا خدای عظیم ومہیب جو ان کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے اور تیرے حکموں کو مانتے ہیں عہدو فضل کو قائم رکھتا ہے میں تیری منت کرتا ہوں"، وہ بھی خدا کو یسعیاہ کی مانند عظیم ومہیب، بلند وبالا، ابدی اور نہایت مقدس مانتا تھا جو بلند ومقدس مقام میں رہتا ہے اور انکے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے تاکہ فروتنوں کی روح کو زندہ کرے اور شکستہ دلوں کو حیات بخشے۔

خاندان کے فرد یا دوست کے لئے کیسے دعا مانگنا

(How to pray for a family member or friend)

خدا جب کسی انسان کی روحانی حالت کی تبدیلی چاہتا ہو یعنی کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے یا خدا کی تابع فرمانی کرے تو وہ آپ کے دل میں اُس کے لئے بوجھ کے ساتھ دعا مانگنے کو کہتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص آپ کا قریبی رشتہ یا دوست ہو آپکو ایسے فرد کے لئے کیسے دعا کرنی چاہیئے ؟ اُس کے بارے میں چند مندرجہ ذیل مشورے پیش کئے جاتے ہیں جو دُعا مانگنے یا تھوڑے تھوڑے وقفے سے شفاعتی دعا کرنے کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں:

1۔ خدا پر اپنی توجہ مرتکز کریں

(الف) سب انسانوں کی بھلائی کے لئے خدا کا شکر کریں

(ب) اُس شخص کے لئے خدا کے بے حد پیار کا شکر کریں

(ج) اُس شخص کے لئے خدا کے منصوبے کا شکر کریں

(د) اُس شخص کے لئے یسوع کی صلیبی موت کا شکر کریں

(ڈ) خدا کے پاک روح کی موجودگی اور اُس کے اُن کاموں کا شکر کریں کہ خدا کی نظریں اُسے ہر وقت دیکھتی ہیں اس لئے وہ اس کے سب کاموں کو اور ضرورتوں کو جانتا ہے۔ (پیدائش 13:16؛ 2۔تواریخ 9:16؛ زکریا 10:4؛ مکاشفہ 6:5) اس کی پروردگاری انسان کی سب چیزوں میں ربط پیدا کرتی ہے اس کی مستعد موجودگی اور حاضری۔ اپنے ذہن میں تصور کریں کہ خدا اس شخص کے سامنے بڑے پیار سے اپنی باہیں کھولے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے "میں یہاں ہوں" میں یہاں ہوں (یسعیاہ 65:1-2)

(ر) اپنے تصوّر میں یسوع کی آنکھوں میں اُس شخص کے لئے پیار بھرے آنسو لائیں۔ (متی 23:37)

(ڑ) خُدا کا اُس کے فرشتگان کی دستیابی کے لئے شکر گزار ہوں جو ہماری دعاؤں کا جواب لاتے ہیں۔ (عبرانیوں 1:14)

2۔ اُس شخص (جس کے کئے دعا کی جائے) کے لئے خدا کا شکر کریں

دُعا میں اُس شخص کے لئے خدا کا شکر کریں۔ اُس شخص کی بُری باتوں پر کبھی تنقید نہ کریں۔ کبھی نہ کہیں کہ وہ شخص بڑا ضدی۔ گمراہ اور بگڑا ہوا انسان ہے اور اُس کا ٹھیک ہونا بڑا مشکل ہے۔ الزام لگانا ابلیسی کردار ہے۔ وہ ناصرف ہمارے مسیحی بھائیوں پر الزام لگاتا ہے بلکہ اپنے الزامات کے ذریعہ لوگوں میں باہمی اختلافات پیدا کرتا ہے۔ (ایوب 1:6-11؛ 2:1-5؛ زکریاہ 3:1؛ مکاشفہ 12:10)

شیطان ہمیں دوسروں کے لئے دعا کرنے سے باز رکھنے کے لئے ہر قسم کا حربہ استعمال کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرسکے تو پھر وہ ہمارا مزاج چڑچڑا ، نکتہ چینی والا اور منفی رویہ والا بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسا کہ ہم اُس شخص کیلئے دُعا مانگنا چھوڑ دیں۔ ایسی روح ہمارے پیار، ہمارے ایمان اور حمد کرنے کی روح کو ختم کردیتی ہے۔ ہم منفی تنقید میں کی گئی دعاؤں کا جواب نہیں پاسکتے۔

(الف) آپ اُس شخص کی متحرک ہونے کی صلاحیت، لیاقتوں، اورمہارتوں کے بارے میں خدا کا شکر کریں۔

(ب) اُس شخص کی سب خوبیوں کو یادکرکے خدا کا شکر کریں۔

(ج) خدا کا شکر کریں کہ آپ جانتے ہیں کہ خُدا کا روح اپنا کام کر رہا ہے، اگر چہ اس وقت آپ کو ایسا ہوتے ہوئے نظر نہیں آ رہا۔

(د) خدا کا شکر کریں کہ آپکا ایمان ہے کہ آپ کی دعاؤں کا جواب اس کے ٹھہرائے ہوئے وقت پر آئے گا۔

3۔شخص کے لئے شفاعت کریں

(الف) خدا سے کہیں کہ اس شخص کے لئے دُعا میں آپ کی راہنمائی اور اُس کے لئے آپ فکر مندی میں اضافہ کرے۔

(ب) خدا سے کہیں کہ وہ اُس شخص کے لئے شیطان کو روکے اور اس کے سارے منصوبے ناکام کرے۔

(ج) خدا سے کہیں کہ وہ اُس شخص کو برکت دے۔اور اپنی بھلائی کو اِس طرح سے ظاہر کرے کہ جس طرح اس کی بھلائی یقینی ہو نہ کہ کوئی اتفاق۔

(د) خدا سے کہیں کہ وہ اس شخص کی ہر اچھی خوبی و خصوصیت اور ہر اچھی خواہش اور ہر درست فیصلے کو مضبوط بنائے۔

(ڈ) خدا سے کہیں کہ کہ وہ اُس شخص کو خدا کی آواز کا اثر قبول کرنے والا اور اپنے گناہوں کے بارے میں حساس ہو اور اپنی ضرورت کو سمجھنے والا ہو۔

(ذ) خدا سے کہیں کہ وہ اُس شخص کو تعصب، گناہوں کی زنجیر، بُری عادت یا ابلیسی قوت کے بندھنوں سے رہائی بخشے۔

(ر) خدا سے کہیں کہ وہ اُس شخص کو پاک روح کی حضوری گھیر لے تا کہ وہ خدا کی گذشتہ کرم نوازیوں کو یاد کرے۔یوں خدا کی اُس شخص کے معاملات میں ظہور نئے اور پُر زور طریقوں سے ہوگا۔

(ڑ) خدا سے کہیں کہ وہ اُس شخص میں پائی جانے والی روح کی مخالفت کو ختم کرنے کا کوئی مناسب ذریعہ نکالے، اُس سے کہیں کہ خدا اپنے بچوں میں سے کسی کو اُس کی زندگی کے کسی حالات کو یا اپنے پاک فرشتوں کی خدمت کو اس کام کے لئے استعمال کرے۔

4۔خدا سے اُس کے وعدہ کے مطابق نجات یا ضرورت مانگیں

(الف) جس شخص کے لئے آپ دعا مانگ رہے ہیں اُس کی ضرورت کے بارے میں خدا کے وعدوں پر مکمل ایمان اور بھروسہ رکھیں

(ب) کسی نئی صورتِ حال کے مطابق خدا کے وعدوں کو بھی یاد رکھیں۔

(ج) خدا سے کہیں کہ وہ اُس شخص کے لئے کوئی خاص وعدہ پورا کرے، ممکن ہے کہ جب آپ خدا کا کلام پڑھ رہے ہوں تو کوئی خاص آیت یا کلام کا خاص حصہ آپکے دل کو چھوئے اس فراہم کردہ کلام کو آپ دعا مانگنے کے دوران بار بار بولیں۔

5۔دعامانگنے میں ثابت قدم رہیں

(الف) خدا کو بتائیں کہ آپ اُس شخص کو پیار کرتے ہیں اوراس کا پیار دوسروں تک جانا کبھی بند نہ ہوگا۔

(ب) یادرکھیں کہ دعا کے کچھ بڑے جواب خدا کی طرف سے جلدی نہیں آتے ہیں۔خدا کا دعا کے بارے میں خاموش رہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا آپ خود ناکام آسمان پرنہیں کررہا ۔کسی شخص کی ایسی سوچ کو جس میں بُرائی تعصب یا سرکشی پائے جاتے ہوں تبدیل کرنے میں وقت لگتا ہے۔جس کی وجہ سے دُعا کا جلدی جواب نہیں آتا۔ ممکن ہے کہ وہ شخص خدا کی آواز کو پہچان نہ رہا ہو یا یہ کہ خدا اُسے اُس بات کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہو۔پاک روح کی طرح صبر کرنا سیکھیں ۔

(ج) یادرکھیں کہ آپ کی ہر دُعا بے کار نہیں جاتی۔ شائد ہر دفعہ جب آپ دُعا مانگتے ہیں تو خُدا آپ کے ساتھ نئے طریقے سے بولتا ہے۔

(چ) جانیں، مانیں اور پہچانیں کہ اکثر اوقات خُدا انسان کے دل و دماغ کے اندر اپنا کام کرتا ہوا اپنی مرضی اور اپنا مقصد پورا کررہا ہوتا ہے۔خُدا اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کے لئے بڑے واضح ذرائع چنتا ہے مثال کے طور پر بنے ہوئے اور طے شُدہ دوروں کے پروگراموں کو روکنا۔ بنائے ہوئے منصوبوں کو ناکام یا ختم کردینا، بیمار پڑجانا۔لیکن ایسا ہو یا نہ ہو آپ خدا کے کام کو اس شخص کے ذریعے ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔آپ کو بھروسہ ہونا چاہیئے کہ خدا اپنا کام کررہا ہے۔

(ح) یادرکھیں کہ انسان کی ظاہری شکل اس کے اندرونی حالت سے مختلف ہوتی ہے۔خدا انسان کے دل میں خاص طور پر اس وقت بڑے زور سے دستک دیتا ہے۔ جب وہ اپنے اوپر پیتل کا خول پہن لیتا ہے۔ایسا کہ وہ کسی بات کا اثر قبول نہیں کرتا جس طرح ساؤل (ایذارسانی کرنے والا) یسوع کی اس وقت پُر زور مخالفت کرتا ہے جب پاک روح اس کے ضمیر کو ستفنس کی شہادت کے موقع پر جلالی چہرہ اور معاف کرنے والی دُعا کو یاد دلاتا ہے۔ (اعمال14:26)

(ز) حوصلہ شکن حالات و واقعات کے دوران خدا پر بھروسہ کریں خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا ہے سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔(2۔پطرس9:3)۔

(خ) ہوسکتا ہے کہ خدا دوسروں کے لئے آپ کو ایک فہرست مرتب کرنے کے لئے کہے۔ایسا خُدا کی یقینی راہنمائی جس میں باریک بینی اور دُوراندیشی شامل ہوتے ہیں۔آپ یہ سب کچھ دعا میں متحد ہونے کے لئے کریں۔ جس میں قوت اور برکت حاصل ہو نا کہ کسی کو ٹھوکر کھلانے کے لئے۔

(د) جس شخص کے لئے آپ دعا کرتے ہیں اُس کو یہ بات بتانے کے لئے خدا آپ کی رہنمائی کرسکتا ہے۔اگرچہ کہ وہ شخص آپ کے دعا مانگنے کے بارے میں پہلے پہل

خوش نہیں ہوگا۔لیکن پھر بھی اس شخص کے لئے آپ کی تو اتر سے دعا مانگنے کے عمل کے بارے میں خدا اُس کے دل میں خیال ڈال دے گا۔

(ڈ) جب کہ خدا نے اس خاص دعا کے بارے میں آپ کو تصدیق کردی ہے تو پھر خدا کی طرف سے دعا کے بارے میں کسی بھی وقت جواب کے منتظر رہیں کیونکہ جب انسان عرصہ دراز تک بے شمار دعائیں مانگتا ہے تو پھر سیری جیسی حالت ہونے کی وجہ سے صرف خدا کے حضور ایک سجدہ کرنے سے خدا کی طرف سے اچانک دعا کا جواب آ جاتا ہے خدا آپ کو بے کار اور لاحاصل دعا مانگنے کے لئے نہیں بلاتا جب تک دعا کا جواب نہیں آ جاتا دعا مانگتے ایمان رکھتے اور حمد وثنا کرتے رہیں۔

بعض اوقات جن کے لئے ہم نے دعا مانگنا شروع کی انھوں نے کئی سالوں تک روحانی طور پر کوئی جواب یا ردعمل نہیں کیا ایسے موقعوں پر اگر ہم سوچنے لگتے ہیں کہ ہماری دعا غیر موثر ہے۔تو یہ فطری بات ہے ۔ہمت نہ ہاریں ہوسکتا ہے کہ خدا آپ کی سوچ سے کہیں بڑھ کر آپ کی دُعا کا جواب دے۔

فتح مندی حاصل کرنے والی دعا

The Conquering Power Of Prayer

اس دنیا کے لئے خدا کا ایک عظیم الشان منصوبہ ہے خدا نے انسان کو بچانے کے لئے خود کو پابند کرلیا ہے خدا انسان کو بچانے کے لئے انسان کو استعمال کرتا ہے۔ اُس نے پولوس رسول سے کہا : "۔مگر خداوند نے اس سے کہا کہ تو جا کیونکہ یہ قوموں، بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا میرا چنا ہوا وسیلہ ہے" (اعمال 15:9)۔ہمارے خداوند نے (ظاہر) کیا کہ شیطان کس طرح چالاکی سے اس کے طریقوں کی نقل کرتا ہے اور انسانوں کا استعمال کرتا ہے کہ اس کے شیطانی کاموں کو سرانجام دے۔"اُس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے" (متی 23:16)۔ ابلیس انسان کے ذریعے انسان کو تباہ کرتا ہے یہ یقینی بات ہے کہ حوالوں سے اور انسانی تجربوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانی زندگی ایک جنگ کا میدان ہے۔جہاں شدید جنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ابلیس انسان کی روح اور جان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اپنی ابلیسی مشین گن سے بدکاری، لالچ ،حرص ،غرور، دنیا داری، حسد، خودغرضی، شک اور بے ایمانی کے حملے

کرتا ہے۔ کس کو فتح حاصل کرنی چاہئے انسان یا ابلیس؟ اگر آدمیوں کو جیتنا ہے تو پھر یہ فتح مافوق الفطرت قوت کے وسیلہ سے ہی ممکن ہوگی۔ کیا ایسا کرنے کا کوئی راستہ ہے؟ کیا کوئی ایسی طاقت ہے جس کا رابطہ خدا کی فوق الفطرت قوت سے ہو سکے جو اس کے لوگوں کو ملے اور وہ اپنے دشمن (ابلیس) کو شکست دے سکے؟ خدا کا شکر ہے کہ یہ دعا کی فتح مندی حاصل کرنے والی زوردار قوت ہے۔ دعا خدا کا منصوبہ ہے۔ اسکی مافوق الفطرت قوت جو کہ دعا کے ذریعے اپنا کام کرتی ہے۔ شفاعت والی دعائیں۔

آدی یا عورت کو زبردست انسان بناتی ہیں۔ دُعا ایک کام ہے۔ پاک کلام میں جتنے کام مسیحیوں کو کرنے کی تلقین کی گئی ہے ان میں سے بنیادی ترین، ضروری، واجبی، مؤثر اور جلالی کام شفاعت کرنا ہے۔ دُعا سے ہماری خدا کے ساتھ رفاقت، محبت اور سنگت ہوتی ہے۔ دعا کو ایک کام جانے بغیر ہم پولوس رسول یا یسوع یا خدا کے کسی اور طاقتور ترین بندے کی زندگی کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔

ہم پاک کلام میں دیکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں اور بندیوں کی زندگی میں شفاعت طاقت ور ترین اور انتہائی مؤثر طور پر کام کرنے والی قوت تھی۔ پولوس رسول جو کہ ایک طوفانی جنگجو تھا۔ اس کے بیان (Weymouth کا ترجمہ) (1- تھسلنیکیوں 10:3) (کلسیوں 1:2)

"اور اے بھائیو میں یسوع مسیح کا جو ہمارا خداوند ہے واسطہ دے کر اور روح کی محبت کو یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ میرے لیے خدا سے دعائیں کرنے میں میرے ساتھ ملکر جانفشانی کرو"۔ (رومیوں 30:15) کیا آپ نے پولوس رسول کی بھوؤں پر پسینہ نہیں دیکھا اور محسوس نہیں کیا اسکی انتہائی کوششوں کو جو اس نے تھسلنیکیوں اور کلسیوں کی کلیسیاؤں کے لئے دعا کے اختتام پر کیں۔ پولوس رسول کے لئے دعا عورتوں کی طرح نرم و نازک کام نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ ایک پرسکون سی لوری ہے کہ سُن کر سکون ہو کر سو جائیں اور روح کو ایک پُرسکون تاثر ملے۔ پولوس رسول جو کہ ایک سپاہی تھا وہ جانتا تھا کہ یہ ایک پُر جوش جنگ ہے اور اسکا دشمن (شیطان) اسکے مقابلے میں بہت بڑا ہے وہ دعا کے ذریعے اپنے اور دوسروں کے لئے فتح مندی حاصل کرنے کے لئے روحانی جنگ کرتا تھا۔

زمین پر خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے شفاعت خدا کے منصوبے کا بنیادی کام ہے۔ بنیادی کام کیسے ہے؟ اسلئے کہ یسوع نے کہا "میرے سوا تم یہ کام نہیں کر سکتے" (یوحنا 5:15) یسوع کے بغیر ہم سراسر کمزور ہیں۔ ہم صرف دعا مانگنے کے ذریعے ہی اسکی قوت حاصل کرتے ہیں۔ اگر ہم خدا کی بادشاہی میں کچھ کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں دعا مانگنی چاہیئے۔

دورِحاضر میں شفاعت بہت ہی ضروری کام ہے

اس لئے کہ آج دنیا جس خوف اور بے چینی کا شکار ہے اس میں دعا لازمی ہے۔کیا دنیا میں کوئی اتنا عقلمند شخص ہے جو لڑائی جھگڑوں کو مخالفتوں کو ختم کر سکے؟ کیا پیسوں سے ہم امن خرید سکتے ہیں؟ کوئی ایسی فیڈریشن نہیں ہے جو گناہ گاروں کے دلوں کو محبت میں پرودے۔ یہاں تک کہ انسانی قوتوں کے استعمال کے لئے سب سے زیادہ سائنس اور مؤثر منصوبے بھی دردناک ناگزیر اور ناکافی لگتے ہیں جس طرح ہم یسوع مسیح کی کلیسیا سے قبل بھی بڑے کاموں کا سامنا کرتے تھے۔صادق دلوں کا رونا دنیا کے ہر مقام سے آسمان پر پہنچتا ہے۔کون ان باتوں کے لائق ہے (2۔کرنتھیوں 2 :16) جواب آسمان سے آتا ہے۔"ہماری لیاقت خدا کی طرف سے ہے" (2۔کرنتھیوں 5:3)

"وہ جو ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے"۔ (افسیوں 20:3) لیکن اس کی قوت دُعا سے جاری ہوتی ہے۔شفاعت انتہائی مؤثر قسم کی خدمت ہے جو کوئی کر سکتا ہے۔ یہ بہت پھلدار ہے۔ ہمارا خداوند ہماری دُعاؤں کا ضرور جواب دیتا ہے۔"اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا"۔(یوحنا 14:14) کمزور بچے کی دُعا خُدا کے لئے ایک برقی رو پیدا کرنے والی مشین کی طرح ہے۔ اس کی دُعا خُدا کو کام کرنے کے لئے مجبور کر دیتی ہے یسوع نے جیسے کہا ہے ویسے ہی وہ کرتا ہے اس بات سے ہم خوشی سے بھر جاتے ہیں لیکن یسوع نے ہمیں اس سے زیادہ کرنے کو کہا ہے۔ براہِ مہربانی دولفظی لفظ "اگر" کے معنی پر غور کریں۔کیا خُدا نے واضح طور پر یہ نہیں کہا کہ خدا کے دینے کے فعل کا انحصار مانگنے پر ہے؟ اگر تم مانگو گے تو میں کروں گا۔ہمیں یہ ماننا چاہیئے۔ہم نہیں سمجھتے کہ کیسے اور کیوں لیکن یہ بالکل سچ ہے کہ خُدا کی یہ شرط ہے کہ میرا کرنا آپ کی دُعا پر انحصار کرتا ہے۔

شفاعت کرنا انسانوں کے لئے انتہائی جلالی کام ہے

انسانی بھلائی کا کام کرنے والی تمام مسیحی انجمنیں انھیں انسانوں کے قریب لے آتی ہیں لیکن واحد دُعا ایسی چیز ہے جو ہمیں دلی طور پر خدا کی ساتھ جوڑتی ہے۔ لوگ بہت کم وقت میں خُدا کے ساتھ مقدم عبادت میں جُڑ جاتے ہیں۔خلوت خانہ خُدا کے لوگوں کے لئے ہیں جہاں وہ آمنے سامنے بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔

اگر شفاعت کرنا کام ہے تو، ایسے اپنے روزانہ کے کاموں میں شامل کریں۔ اگر یہ انتہائی عظیم قوت ہے جو ہمیں اٹھا کر کھڑا کر دیتی ہے تو پھر ایسے ہمارے دن بھر کے گوشوارے میں اول درجہ حاصل ہونا چاہیئے۔اپنی زندگی میں ہمیں شفاعت کے کام میں زیادہ وقت اور اہمیت دینا چاہیئے۔ ہم اس پر قابو پانے کا ارادہ کریں گے کہ ہماری زندگی میں شفاعت کی جگہ خُدا کی طرف سے مقرر کردہ جگہ ہو اور اس عزم کو برقرار رکھیں۔

شفاعت اگر کام ہے تو اس کی تیاری کی ضرورت ہے ، اسکی تیاری بڑی احتیاط سے اُس سوچ بچار سے کریں کہ کچھ ضائع نہ ہو۔ بلکہ پوری طرح سے دل، دماغ اور مرضی شامل ہو۔کوئی شخص بھی جامع دعا نہیں مانگ سکتا۔ چندلوگ ہیں جو پوری طرح پُر اثر دعا کر سکتے ہیں۔کیونکہ اس کے لئے خاص تربیت اور دعا مانگنے کی مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہم اکثر اوقات دُعا مانگنے کے معاملے میں جذباتی، بے بس اور بے سلیقہ ہوتے ہیں۔ خدا کہتا ہے ہمیں اس طرح دُعا مانگنا نہیں آتی جس طرح مانگنی چاہیئے۔گویا کہ ہم اس کے بارے میں ناواقف ہیں پاک روح کو ہمیں دُعا مانگنا سیکھانا چاہیئے۔دُعا مانگنے کا فن اور راز صرف خدا ہی کی ذات سے سیکھا جا سکتا ہے۔

شفاعت اگر کام ہے تو اس کے بارے میں خبردار رہنے کی ضرورت ہے، شائد دنیا میں شفاعت کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے جس سے انسان میں بے اصولی، سُستی ،جھوٹ اور بے حسی آجاتے ہوں کیونکہ ہم بے قدر غیر ضروری چیزوں اور معمولی بیماریوں، عارضی خوشیوں ،سُستی اور دوسری غیر ضروری فرائض کے دباؤ کی وجہ سے اپنے شفاعتی اوقات کو ملتوی کر دیتے ہیں حتیٰ کہ شفاعت کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور شائد پھر ہم کبھی دوبارہ شفاعت کا کام نہیں کرتے۔

اگر شفاعت کام ہے تو اس میں زندگی کی بہترین اور تازہ ترین توانائی کو صرف کرنے کی ضرورت ہے، ہم یسوع کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ اس نے اپنی دعائیں اور التجائیں آنسوں بہا بہا کر کیں۔ (عبرانیوں 7:5) کیا آپ نے دیکھا ہے کہ وہ کس طرح وہ پوری رات پہاڑ پر دُعا کیا کرتا تھا اور صبح کو لوٹا کرتا تھا۔کیا آپ نے اسے گتسمنی باغ یا صلیب پر شفاعت کرتے سنا ہے؟ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایسی شفاعت کرنے میں اسکی جان نہیں چلی گئی؟ شفاعت کرنے کے لئے جسمانی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلا شبہ اگر ہماری شفاعت بابرکت ہے تو اس میں شدید جسمانی قوت خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔بلا شبہ اگر ہماری شفاعت میں جانفشانی ہو تو وہ برکت والی ہوگی۔کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ جانفشانی کرنے سے جسمانی قوت ضائع نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا مطلب ذہنی دباؤ یا کھچاؤ ہے بلکہ اس کے معنی درحقیقت اس کے برعکس ہیں وہ یہ کہ دُعا میں توانائی خرچ کرنے سے توانائی میں از سر نو تازہ دم ہونے کے ہیں۔

لیکن خداوند کا انتظار کرنے والے از سر نو زور حاصل کریں گے۔ (یسعیاہ 31:40)

آپ کے لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ایک ماہ کے لئے بائبل کا مطالعہ کریں یا ایک ماہ سے زیادہ دُعا مانگنے کے بارے کلام میں سے سیکھیں۔دعا کے بارے میں جو کچھ خداوند آپ کو پاک کلام سے سکھائے اس پر عمل کریں شفاعت کو ہر طرح سے فروغ دیں۔

پوشیدگی میں دُعا کی اہمیت اور شادمانی

(The Priority And Delight of Secret Prayer)

''ہر وقت دُعا کرتے رہنا اور ہمت نہ ہارنا چاہیئے'' (لُوقا 18 : 1)ہمارے خداوند نے یہ الفاظ نہ صرف اپنے پرورکاروں کو دُعا کی اہمیت اور شدید ضرورت بتانے کے لئے ہی فرمائے بلکہ خود الفاظ کا مثالی نمونہ بن کر دکھایا بھی لیکن مقام اَفسوس کہ پیروکار اُس کی تقلید کرنے میں انتہائی سُست روی کا شکار رہے ہیں۔

دعا کوئی بے معنی معاملہ یا تمام مصروفیات اور دن کے اختتام پر ایک کام نہیں ہے۔ یعنی صبح کے وقت جلدی میں چند منٹ گھٹنوں کے بل ہونا یا رات کو دیر سے جب سے اعصاب آرام کرنا چاہتے ہوں تو دعا کر لینا خداوند کا حکم ماننا نہیں ہوتا۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا ہمیشہ ہماری دعا کو سننا چاہتا ہے یعنی وہ ہماری دعا کی رسائی میں ہے لیکن یہ اُس وقت ممکن نہیں جب ہم دُعا کو جلد بازی کے گفتگو بنائیں یا ٹیلیفون پر تھوڑی دیر کی بات چیت کے مانند سمجھیں۔

خدا کو جاننا ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے لیکن یہ مختصر اور لاپرواہی سے بار بار دہرائی گئی شفاعتی دعاؤں اور ذاتی مفاد کی درخواستیں کارنے سے ممکن نہیں ہوتا۔ آسمانی بادشاہ سے گفتگو کا طریقہ یہ نہیں کیونکہ اس سے گفتگو دعا ہے جس کا مقصد خدا کو اپنی فریاد سنانا ہے ایسا کرنے کے لئے بڑے صبر اور تحمل سے مسلسل بھروسہ کرتے ہوئے اپنا دل اس کے حضور کھول دیں اور اس کی سننے کی کوشش کریں۔ تب ہی توقع کی جاسکتی ہے کہ ہم اسے جان پائیں گے اور اس کے ساتھ گہری رفاقت رکھنے کے لئے ہر وقت اس سے دعا کرنا اور اس کی حضوری کی خوشی کو محسوس کرنا ہوگا۔

خداوند کے ساتھ مستقل رفاقت

ہر وقت دعا کرنے رہنا کا مطلب یہ نہیں کہ روزمرہ زندگی کے معاملات کو نظر انداز کر دیا جائے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی سوچ و خیالات و خدا کے ساتھ پیوستہ ہو چکے ہیں وہ صرف دعائیہ کمرے میں ہی نہیں بالکل اس کے علاوہ بھی دل ہر وقت آسمانی باپ کے ساتھ محبت کی دوڑ سے اس طرح کھچا رہتا ہے کہ جیسے ہی وہ کسی بھی کام سے فراغت پاتا ہے تو وہ خدا کی طرف ایسے پلٹتا ہے جیسے پرندہ شام کو اپنے گھونسلے کی طرف۔ اس لئے جب ہم مسیح اپنی آنکھیں کھلتے ہیں تو فی الفور ہمارے خیالات آسمانی باپ کی طرف لگ جاتے ہیں بہت سے مسیحیوں کے لئے وہ گھڑیاں دن کا سب سے قیمتی وقت ہوتا ہے کیونکہ اس میں وہ دن بھر کے لئے رفاقت کا مزید منصوبہ بناتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے ساتھ دن کا آغاز کرنا کتنا پرجلال ہے اور خدا کی تعظیم کرتے ہوئے صبح کا آغاز کیسا عمدہ ہے۔ یہ اس وقت ممکن ہوگا جب دعا کو آسمانی بادشاہ کے ساتھ ایک خوبصورت اور مستقل رفاقت سمجھیں گے۔ (جاری ہے)